REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۲۵ ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ شمارہ ۲

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN, PIN. 143516.

۵ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ — ۸ صلح ۱۳۵۵ ہش — ۸ جنوری ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے بعد قادیان تشریف لانے والے معزز مہمانوں کے ذریعہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور انور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ صلح (جنوری)۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۵ صلح (جنوری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد

۸۷ غیر ملکی احباب جماعت کی قادیان میں تشریف آوری

یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور انڈونیشیا کے احباب سے رشتۂ تودّد و تعارف کا ایمان افروز نظارہ

رپورٹ مرتبہ: محمد انعام غوری

قادیان۔ یکم صلح (جنوری)۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے بعد ۸۷ غیر ملکی احباب جماعت یکم صلح سات بجے شب دارالامان پہنچے اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت سے مستفید ہو کر مورخہ ۳ صلح بوقت گیارہ بجے واپس روانہ ہوگئے۔ واللہ خیر حافظاً۔

خدا کے فضل و کرم سے امسال جلسہ سالانہ ربوہ کی حاضری قریباً ڈیڑھ لاکھ رہی۔ بیرونی ممالک سے بھی احباب وفود کی شکل میں خاصی تعداد میں شریکِ جلسہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے مالا مال ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

ان غیر ملکی حضرات میں سے بعض نے وہاں کے جلسہ سے فارغ ہو کر احمدیت کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ انگلستان سے ۳۹ مرد و زن اور بچے۔ امریکہ سے ۳۲ مرد و زن اور بچے۔ نائیجیریا سے ایک مرد اور ایک خاتون۔ سیرالیون سے تین مرد اور ایک خاتون اور سویڈن سے ایک یوگوسلاوین دوست اور جرمن سے ایک دوست اور انڈونیشیا سے ۶ مرد اور ۵ خواتین تشریف لائیں۔ اُن میں چند ایسے احباب بھی تھے جنہیں گزشتہ سال بھی قادیان کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ مردوں، عورتوں اور بچوں پر مشتمل اس قافلہ میں ایک وہ معتبر بزرگ بھی تھے جن کی عمر ۸۵ سال کی تھی۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت اور زیارتِ قادیان کے شوق نے ان کے بڑھاپے کو جواں سال بنا رکھا تھا۔ یہ تھے مکرم الحاج ابو روبرز آف سیرالیون جن کے اخلاص اور قربانی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اپنا وسیع اور خوبصورت مکان اور اپنی وسیع زمین جماعت کے مشن اور سکنڈری سکول کے لئے وقف کر دی ہے۔

نظارت امورِ عامہ کی طرف سے اس قافلہ کو بارڈر سے قادیان تک بسہولت لانے کیلئے دو بسوں کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ معزز مہمان ۲½ بجے بارڈر سے فارغ ہو کر ان بسوں کے ذریعہ اسی شب سات بجے دارالامان بخیریت پہنچ گئے۔ ان کے استقبال کے لئے گیٹ مسجد مبارک پر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی، ناظر صاحبان اور دیگر درویشانِ کرام کھڑے تھے۔ مقامی احباب کے ساتھ ساتھ کشمیر اور دوسری جگہوں کے بعض دوستوں نے جو آنے والے خصوصی مہمانوں سے ملاقات کے شوق میں جلسہ سالانہ کے بعد قادیان ہی میں قیام پذیر رہے۔ غیر ملکی مہمانوں کا پُر جوش اور والہانہ استقبال کیا۔

مہمانانِ کرام کی بڑی تعداد کے لئے رہائش کا انتظام دار المسیح میں رہا۔ جبکہ کچھ مہمان، مہمان خانہ کے کوارٹرز میں قیام پذیر رہے۔ جناب افسر صاحب جلسہ سالانہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی نگرانی میں معزز مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام خاطر خواہ طور پر کیا گیا تھا۔ اور انہیں ہر ممکن آرام اور سہولت پہنچانے کی کوشش کی گئی۔

مورخہ ۲ صلح (جنوری)۔ مقامی احباب کے ساتھ مہمانوں کو مسجد مبارک میں نمازِ تہجد باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد نمازِ فجر محترم صاحبزادہ صاحب نے مہمانوں کی واقفیت کے لئے مقاماتِ مقدسہ مسجد مبارک (بیت الذکر) بیت الفکر۔ بیت الدعا۔ اور الدار اور مسجد اقصیٰ وغیرہ کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ محترم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن نے محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کا خلاصہ انگریزی میں بیان کیا اور ساتھ جاکر مہمانوں کو جملہ خصوصی مقامات دکھائے۔ بعدہٗ محترم امام صاحب موصوف نے نمائندگان کو وقت کی رعایت کے مطابق اپنے وفد کے ارکین کا تعارف کرانے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ امریکہ، نائیجیریا، اور سیرالیون اور انڈونیشیا کے نمائندوں نے باری باری اپنے ساتھیوں کا مختصر رنگ میں تعارف کرایا۔ قبول احمدیت اور جماعتی سرگرمیوں میں اُن کی دلچسپی کا ذکر کیا۔

چونکہ زنانہ کو مہمانوں کے آرام کے خیال سے جلد ہی انہیں ان کی قیام گاہ پر پہنچا کر ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جا رہا تھا۔ اس لئے اُس وقت آنے والے دوستوں سے مختصر سی ملاقات ہی کا موقعہ ملا۔ چنانچہ اب تعارفی تقریب کے اختتام کے ساتھ ہی وہ اپنے رُوحانی بھائیوں سے بغلگیر ہونے کے لئے مشتاقانہ طور پر لپکے ملاقات اور بغلگیر ہونے کا جو منظر تھا اس کو بیان کرنا الفاظ کی طاقت سے باہر ہے۔ شاید دو حقیقی بھائی بھی سالہا سال کے فراق کے بعد ملنے پر اس قدر محبت اور الفت سے نہ ملتے ہوں گے جس قدر قادیان اور غانا کا ایک احمدی۔ کشمیر اور نائیجیریا کا ایک احمدی، مالابار اور انڈونیشیا کا ایک احمدی، محبت اور الفت کے جذبات سے باہم بغلگیر تھا۔ بعض افریقی دوست تو معانقہ کے ساتھ ہی فرطِ محبت سے اپنے روحانی بھائی کو بھینچ لیتے۔ اور بلا مبالغہ چھ چھ سات سات منٹ تک ایک ایسے پُر کیف عالم میں رہتے کہ گویا وہ ان کے سینوں سے رُوحانی تشنگی کی سیرابی کے کچھ سوتے اپنے سینوں میں منتقل کر رہے ہیں۔

اس پُر کیف ملاقات کے بعد مہمانانِ کرام بہشتی مقبرہ گئے۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی فرزندِ جلیل، اس زمانہ کا مہدی اور مسیح علیہ السلام مدفون ہے۔ وہاں اپنے آقا کے مزار پر پُر سوز دعائیں کیں۔ اور متعدد شعائر اللہ کی زیارت کی۔ نہ صرف آنکھوں سے دیکھا اور دل میں روحانی انبساط کی کیفیت محسوس کی بلکہ ان بابرکت جگہوں اور بزرگ صحابہ کرام وغیرہم کی تصاویر اپنے کیمروں میں محفوظ کر لیں۔

کشادہ سڑکوں، کئی منزلہ عمارتوں، عالیشان کوٹھیوں اور بارونق بازاروں والے مُلکوں اور شہروں سے آئے ہوئے یہ مہمان نہ صرف ان مقدس جگہوں بلکہ قادیان کے گلی کوچوں یہاں کی چھوٹی چھوٹی ناقابلِ ذکر دکانوں کی نسبت

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ر صلح ۱۳۵۵ ہش!

يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
کا
ایک ایمان افروز نظارہ

آقائے نامدار سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی پیش خبریوں کے مطابق ہمارا یہ زمانہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق عین وقت پر حضرت امام مہدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دینِ اسلام کی رُوحانی سربلندی اور غلبہ کے لئے قادیان کی مقدس بستی میں مبعوث فرمایا۔ جیسا کہ احمدیت کی تاریخ اس پر شاہدِ ناطق ہے کہ اس برگزیدہ جماعت کے لئے اگر مخالفتوں کے طوفان آئے تو اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے کرشمے بھی اس قدر ظاہر ہوتے چلے آئے ہیں کہ مومنین کے لئے نہایت درجہ تقویتِ ایمان کا موجب بنتے رہے ہیں۔ جماعت کے یومِ تاسیس سے لے کر اب تک ہر طلوع ہونے والا نیا دِن جماعت کی ترقی کے سامان لاتا ہے۔ اور اس کی سربلندی اور وسعت کی خوشخبریاں بن کر چمکتا ہے۔

چنانچہ ۱۹۷۶ء کا آغاز بھی ہم رنگوں کے لئے جو جماعت کے دائمی مرکز قادیان میں بستے ہیں؛ خصوصیت سے خدا تعالیٰ کی نمایاں رحمتوں اور برکتوں کے جلو میں ظاہر ہوا۔ جبکہ ربوہ کے جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء میں شرکت کے بعد یکم جنوری کو احمدیت کے ۷۸ غیر ملکی پروانے قادیان کے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے یہاں پہنچے۔ ان کے یہاں تشریف لانے پر قادیان میں جلسہ سالانہ کا ایک اَور رُوح پرور ماحول پیدا ہوگیا۔ ہزاروں ہزار میل کا فاصلہ طے کرنے اور طرح طرح کی سفر کی صعوبتیں اور تکالیف برداشت کرکے آنے کے باوجود احمدیت کے اِن درخشندہ ستاروں کے چہرے قادیان کی مقدس بستی کو دیکھ کر اِس طرح تمتما رہے تھے اور اُن کے دِل خوشی اور مسرّت کے ساتھ اس قدر پُر ہوگئے تھے کہ دنیا کی ساری دولت سمٹ کر اُن کے دامنوں میں آگئی ہو۔ ان میں ایک بڑی تعداد ایسے افراد کی تھی جن کے اپنے ملک مادّی ترقی کے لحاظ سے اس وقت بامِ عرُوج کو پہنچے ہوئے ہیں۔ کیا بلحاظ وہاں کے عام رہن سہن کے اور کیا بلحاظ ذرائعِ آمد و رفت کی سہولیات اور دیگر مختلف النوع آراموں کے جو ان کو اپنے ملکوں میں میسّر ہیں، یہاں پر جو چیز اُن کو کھینچ لائی وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی رُوحانی کشش اور ان کے دِل میں پیدا ہونے والی محبّت ہی ہے۔ ورنہ کون ہے جو ایسے آرام و آسائش کو چھوڑ کر تکالیف اور مصائب کو اختیار کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

ہمیں تو اُن میں سے بہت سے احباب کی باتیں سُننے اور اُن کے تمتماتے چہروں کو دیکھنے اور اُن کے پاس بیٹھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ہم اپنی ذاتی گواہی اور رؤیت کی بناء پر کہتے ہیں کہ وہ رُوحانی انقلاب تھا جو اُن کے دِلوں میں پیدا ہُوا اور ان کے لئے ہر قسم کی تکلیف کو خوشی اور مسرّت کا باعث بنا دیا۔ وہ بڑی توجّہ کے ساتھ نمازیں پڑھتے دیکھے گئے۔ خدا کی یاد آنے پر بے اختیار اُن کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے مشاہدہ کئے گئے۔ حضرت امام مہدی کے مولد و مسکن کو دیکھ کر، ان گلیوں میں گھُوم پھر کر، حضورؑ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر اُن کے دِلوں کی جو کیفیت مشاہدہ میں آئی، الفاظ میں اس کی حقیقت بیان کرنا ممکن ہی نہیں۔ یہ سب باتیں صرف اور صرف دیکھنے اور محسوس کرنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

احمدیت کے اِن سب پروانوں کی زیارت مقاماتِ مقدسہ جہاں خود اُن کے لئے نہایت درجہ تقویتِ ایمان کا موجب ہوئی اور ان کی رُوحیں دور دراز کے افراد کو ایک ہی بابرکت مقام پر جمع ہو کر، حضرت امام مہدی علیہ السلام کی نشأۃ ثانیہ کے سامانوں کو دیکھ کر جس طرح صیقل ہوئیں وہ تو اپنی جگہ پر ایک واضح حقیقت ہے۔ لیکن ان کو دیکھ کر مقامی احباب جماعت کے ایمان میں جس قدر اضافہ ہُوا ہے۔ وہ بھی کچھ کم نہیں۔ خدا تعالیٰ کے مہدی اور مسیح کو جب خدائے بزرگ و برتر نے آج سے ۹۴ سال قبل یاتون من کل فج عمیق کہ دور دراز کے علاقوں سے لوگ تیرے پاس چلے آئیں گے، کی خوشخبری الہاماً دی تو اُس وقت آپ اور قادیان کی مقدس بستی گوشۂ گمنامی میں تھے۔ اور اب ہزاروں ہزار میل کی مسافت سے ان غیر ملکی احمدیوں کے قادیان میں چلے آنے سے اُن میں سے ایک ایک شخص اس الہام کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دعوے کی سچائی کا ناقابلِ انکار واضح ثبوت!!

ڈیڑھ دو سال قبل ۱۹۷۴ء میں جماعت کی مخالفت کا جو خطرناک طوفان اُٹھا تھا، اس نے احمدیت کو ایک اَور ہی حسین صورت میں دُنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ اور جماعت کی ترقی اور سربلندی کے پہلے سے زیادہ سامان ہوگئے۔ غیر ملکی مہمانوں کی مقاماتِ مقدسہ کی طرف والہانہ تشریف آوری اور ان جگہوں کے ساتھ ان کا عشق و محبت اور اسلام و احمدیت کے لئے اُن کی قربانیاں، مخالفین کو ایسا زبردست عملی جواب ہے کہ اُن کی طرف سے بڑی سے بڑی مخالفت اور بڑے سے بڑا ظلم اور تعدّی بھی احمدیت کے کارواں کی رفتار کو دھیما نہیں کر سکتی۔ یہ کارواں سوئے منزل رواں دواں ہی رہے گا۔ مخالفین ایڑی چوٹی کا زور لگا لگا کر خود ہی تھک ہار کر رہ جائیں گے۔ اُن کا کوئی بھی منصوبہ احمدیت کی ترقی میں روک بن کر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے اندر ہی اندر دِلوں میں ایسی نیک تحریک کرتے چلے جائیں گے اور کر رہے ہیں کہ ہر آنے والا نیا سال احمدیت کے لئے خوشیوں اور مسرّتوں کی خبریں دینے والا ہوگا۔ اور ہو رہا ہے۔ اور مخالفین کی ناکامیوں اور نامُرادیوں کا اعلان بن کر کانوں میں گونجتا رہے گا۔

ہندوستانی احمدیوں کے لئے یہ بات کس قدر ایمان افروز ہے کہ ۱۹۷۵ء کا اختتام قادیان میں ہمارے کامیاب جلسہ سالانہ کے ساتھ ہُوا۔ اور جب نیا سال شروع ہُوا تو اس کا پہلا دِن ہی قادیان میں ایک اَور جلسہ سالانہ کا رُوح پرور منظر پیش کرتے ہوئے طلوع ہُوا۔ جبکہ ہمیں اپنے اِن پیارے بھائیوں سے ملنے کا موقع مِلا، جن کو امام مہدی کی محبت قادیان کی مبارک بستی میں کھینچ لائی۔ اگرچہ آنے والوں کا قادیان میں قیام بڑا ہی مختصر رہا۔ لیکن اِن مختصر ساعات کی جو حسین یادیں دِلوں پر مرتسم ہو گئی ہیں وہ اس قدر گہری ہیں کہ کبھی مٹ نہ سکیں گی۔ مہمانوں اور میزبانوں دونوں کے باہمی رشتہ ہائے تودّد و تعارف جس طرح پر استوار ہوئے ہیں وہ کبھی بھی فراموش نہ کئے جا سکیں گے۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اِن سب بھائیوں کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ اور اُن کا یہ سفر ہر طرح بابرکت ہو۔ جہاں وہ جائیں اُن کے ذریعہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو اور زیادہ فروغ ملے۔ اور سعید رُوحوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں آستانۂ الٰہی میں جھکانے اور صداقت کو قبول کرانے کا باعث بنیں۔

اٰمِيْن بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؂

(محمد حفیظ بقاپوری)

اخبارِ قادیان

ہفتہ زیرِ اشاعت میں ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد ۷۸ افراد کے قافلہ کے علاوہ مکرم محمد حنیف صاحب لندن (داماد محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد)، مکرم بشارت جمیل صاحب نیویارک سے اور مکرم عبدالباری صاحب کنیڈا سے مع اہل و عیال زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

★ — مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تاحال مکمل طور پر چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوئے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

غیر ممالک سے آنے والے معزز مہمانوں کے اعزاز میں

مسجد اقصیٰ قادیان میں استقبالیہ جلسہ

غیر ملکی احمدیوں کے نمائندوں کی ایمان افروز تقاریر اور جلسہ سالانہ ربوہ کے مختصر کوائف کا بیان

قادیان ۳ رصلح (جنوری) کل بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں تین بجے غیر ملکی معزز مہمانوں کے اعزاز میں جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں، مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اپنے غیر ملکی معزز مہمانوں کے اعزاز میں زیر صدارت حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا جس میں ربوہ کے جلسہ سالانہ بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے ۸۰ افراد کے نمائندگان نے مقامات مقدسہ قادیان کی زیارت کا شرف پانے پر اظہار تشکر کرتے ہوئے اسلام و احمدیت کے ساتھ اپنے دلی خلوص اور محبت کے جذبات بہترین طریق پر بیان کئے یہ روحانی مجلس دو گھنٹہ تک جاری رہی اور آخر میں غیر ملکی مہمانوں کا ایک گروپ فوٹو بھی منارۃ المسیح کے دامن میں لیا گیا۔

استقبالیہ اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی بعدہٗ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب یادگیری مبلغ سلسلہ نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد پہلے نمبر پر مکرم بی ایم داؤد احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پڑھ کر سنایا۔ جس میں معزز مہمانوں کو قادیان اور ہندوستان کے احمدیوں کی طرف سے دلی خوش آمدید کہتے ہوئے قادیان کی مقدس بستی کی برکات کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ آپ حضرات کے آنے سے حضرت امام مہدی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

یأتوف من کل فج عمیق
ویأتیك من کل فج عمیق

ایک بار پھر بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ ایڈریس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کا بھی ذکر کیا جس میں حضورؑ نے اپنے آپ کو لنڈن شہر میں تقریر کرتے ہوئے دیکھا اور اس کے بعد حضورؑ نے سفید پرندے پکڑے ہیں ساتھ ہی حضور کے ایک انگریزی الہام

I shall give you a large party of Islam.

کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ حضرات وہ ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان سب الہامات کو پورا کیا۔ اس طرح آپ میں سے ایک ایک شخص زندہ نشان ہے اس بات کا کہ جو باتیں خدا نے حضور علیہ السلام کو کئی سال پہلے بتائیں وہ منجانب اللہ تھیں۔ اور اب بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہوئی ایک دنیا شاہد ہو رہی ہے۔

ایڈریس کے بعد پہلے نمبر پر امریکی احمدیوں کے وفد کے نمائندہ کے طور پر مکرم عبد الرحیم ظفر صاحب آف یو ایس اے نے انگریزی میں ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے قادیان میں حاضر ہونے کی سعادت پانے پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ آج سے ۸۰ سال پہلے جو آواز اس مقدس بستی سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بلند ہوئی خدا تعالیٰ نے اس میں کس طریق پر حیرت انگیز رنگ میں برکت دی کہ آج ہم لوگ ہزاروں ہزار میل دور سے حلقہ بگوش احمدیت ہو کر اس مقدس اور بابرکت جگہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے امریکی نومسلم احمدی احباب کا پُر خلوص سلام تمام احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ان کے لئے درخواست دعا کی۔ اور فرمایا کہ ہمارے یہاں آنے سے حضور علیہ السلام کی وہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی جو حضور نے دور دراز سے یہاں آنے والوں کے بارہ میں فرمائی تھی۔

دوسرے نمبر پر انڈونیشیا کے بااثر لیڈر مکرم سارتونو صاحب (Sartono) نے اپنے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے انگریزی میں خطاب کا آغاز "میرے تمام بھائیو!" کے الفاظ سے کیا اور کہا کہ میں نے یہ لفظ اس لئے بولا ہے کہ ہم احمدی خواہ کسی بھی خطۂ ارض میں بستے ہوں ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یہ وہ اخوتِ اسلامی ہے۔ جسے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے پھر سے تازہ کر دیا۔ اور ہمارے دلوں کے اندر ایک دوسرے کی ایسی محبت پیدا کر دی۔ جس کا نمونہ صدر اسلام میں مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔ دوران خطاب میں آپ نے انڈونیشیا میں حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی زبردست اور کامیاب مہم کے چلائے جانے کا بڑے ہی اثر انگیز طریق پر بیان کیا۔ اور مبلغین اسلام کا نام لے لے کر ان کے کارناموں پر اجمالی روشنی ڈالی جن کی شبانہ روز مساعی سے انڈونیشیا میں اسلام و احمدیت میں ہزاروں نفوس داخل ہوئے اور باعمل مسلمانوں کی زندگی گزارنے کے مواقع ان کے لئے میسر آئے صاحب موصوف جب حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان احسانات اور قادیان کی مقدس بستی کی برکات کا اپنے خطاب میں ذکر کرتے تو بار بار ان کی آواز بھرا جاتی۔ اور آخر میں تو بے قابو کے عالم میں ان کی آنکھوں سے وفور جذبات کے نتیجہ میں آنسو ٹپک پڑے اور گلوگیر آواز میں اپنے لئے اور احباب جماعت انڈونیشیا کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے اپنے خطاب کو ختم کیا۔ یہ منظر بھی دیکھنے کے لائق تھا۔ اور ایک صاحب دل ہی اس کی کیفیت کا صحیح اندازہ کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص اور محبت میں برکت ڈالے۔

تیسرے نمبر پر سیرالیون کے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم الحاج بونگے صاحب (Bongay) نے پہلے تو بڑی ہی پیاری اور دلکش آواز میں نہایت ترتیل کے ساتھ کلمہ شہادت اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور اس کے بعد بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۸۰ سال قبل جو کمزور سی آواز اس بستی سے بلند ہوئی تھی آج نئی اور پرانی دنیا میں بڑی کامیابی کے ساتھ پھیلتی جا رہی ہے۔ اگر میرے امریکی احمدی بھائی نئی دنیا کے باشندے ہیں تو ہم افریقہ کے باشندے پرانی دنیا سے تعلق رکھنے والے آج اس جگہ جمع ہیں جس سے حضور کی وہ پیشگوئی بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہوئی جو یاتون من کل فج عمیق کے الہام الٰہی میں بیان کی گئی ہے آپ کی ولولہ انگیز تقریر بڑی عالمانہ اور پُر حقیقت تھی۔ آپ نے قرآن کریم کی مختلف آیات کا حوالہ دیتے ہوئے واضح کیا کہ حضرت امام مہدی کی وہ علامات جو آیات قرآنی میں بتائی گئی ہیں مثلاً واذا العشار عطلت واذا البحار سجرت واذا النفوس زوجت یہ سب کی سب بڑی شان کے ساتھ اور شان و شوکت کے ساتھ اس وقت ساری دنیا میں پوری ہو رہی ہیں۔ وہ کون شخص ہے جس کو اس بات کا علم نہیں کہ نئی نئی تیز رفتار سواریوں کے رائج ہونے کے نتیجہ میں اونٹوں کی سواری ان اغراض کے تحت بالکل معطل ہو چکی ہے۔ اور سمندروں کو بڑی بڑی نہروں کے ذریعہ سے اس زمانہ میں ملایا جا چکا ہے چنانچہ آپ نے نمبر پاناما اور نہر سویز کے لئے سمندروں کے ملائے جانے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آیت کریمہ اذا النفوس زوجت کی بڑی ہی لطیف تشریح کی کہ اس وقت کا ہمارا یہ اجتماع اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جبکہ ہم دور دراز کے ملکوں کے رہنے والے آج ایک جگہ جمع ہیں اور جمع بھی ایک دینی غرض اور روحانی مقصد کے لئے ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ جب ہم ان سب علامتوں کو واضح طور پر پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو حضرت امام مہدی کی صداقت کے پہچاننے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا آپ نے غیر احمدی دنیا کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ اگر قرآن کریم کی بتائی ہوئی باتیں اور علامتیں پوری ہو گئی ہیں تو بتائیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سوا اور کون روحانی مصلح ہے جس نے اس طرح کا دعویٰ کیا ہو۔ جب کوئی بھی نہیں تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت ظاہر و باہر ہے۔

چوتھے نمبر پر نائیجیریا کے نمائندہ مکرم الحاج عبد العزیز صاحب نے خطاب کیا آپ نے بتایا کہ افریقہ میں احمدی مبلغین کے پہنچنے سے پہلے بڑی تیزی کے ساتھ عیسائیت پھیل رہی تھی اور مسلمانوں کا ایک بھی اسکول اس سارے ملک میں موجود نہ تھا اس وجہ سے عیسائی پادری بہت زیادہ فائدہ اُٹھا رہے تھے اور افریقہ کے اصل باشندوں کو دھڑا دھڑ عیسائیت میں داخل کرتے چلے جا رہے تھے۔ لیکن جونہی احمدی مبلغ اس سرزمین میں پہنچے تو صورت حال بدلنے لگی۔ اور آج خدا کے فضل سے وہاں پر احمدیت کی برکت سے اسلام کو عیسائیت کے مقابلہ میں زبردست فتح حاصل ہو رہی ہے۔ کئی درسگاہیں جاری ہو چکی ہیں اور ہیلتھ سنٹرز کھولے جا رہے ہیں سینکڑوں مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔ اور اب تو اسلام کے اقتدار کی فضا اس سرزمین میں پیدا ہو رہی ہے کہ عیسائیت کو اپنے لئے واضح خطرہ نظر آنے لگا ہے۔

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے واضح کیا کہ احمدیت کی کئی برکات میں سے وہ حقیقی محبت اور الفت کا برادرانہ رشتہ ہے جو ہم میں قائم ہو گیا ہے میں نے ایسی ہمدردی کا جذبہ کسی اور جگہ مشاہدہ نہیں کیا۔ ربوہ اور قادیان کے دینی ماحول کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے واضح کیا آج روئے زمین پر اسلام کا عملی نمونہ اگر کسی جگہ واضح طور پر ملتا ہے تو صرف اور صرف انہیں دو مقدس مقامات پر۔ اس لئے ہم سب جو باہر سے آئے ہیں ہمیں یہاں کی ایسی محبت اور الفت نے اپنا گرویدہ بنا لیا ہے اس لئے اس کی حسین یادیں ہمیشہ کے لئے دلوں میں ہمیشہ ہی قائم رہیں گی۔

آپ نے جماعت کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ایسے مواقع پر ضرورت ہے زیادہ قربانیوں اور اخلاص کے ساتھ خدمت دین کرتے چلے جانے کی۔ اور

باہمی اتحاد و اتفاق کی۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے مختصر کوائف

بیرونی ممالک سے آئے ہوئے احبابِ جماعت کے نمائندوں کی پُرجوش اور ایمان افروز تقاریر ہو جانے کے بعد احباب ہندوستان و قادیان کے اشتیاق اور صدرِ جلسہ کے حکم کی تعمیل میں مسجد فضل لنڈن کے محترم جناب امام بشیر احمد صاحب رفیق نے جلسہ سالانہ ربوہ کے مختصر کوائف بیان کئے جسے جملہ حاضرین نے ہمہ تن گوش ہو کر سُنا۔

آپ نے بتایا کہ ربوہ کا جلسہ سالانہ خدا کے فضل سے مقررہ تاریخوں (۲۶/۲۷/۲۸ر دسمبر ۱۹۷۵ء) پر منعقد ہوا۔ شروع میں بعض مشکلات کا سامنا تھا بعض غیر از جماعت افراد کا خیال تھا کہ جس قدر زیادہ تکالیف ہم پیدا کریں گے تو ممکن ہے کہ اس کے نتیجہ میں احمدیوں کا یہ جلسہ سالانہ سابقہ روایات کے مطابق ایسی شان کے ساتھ نہ ہو۔ لیکن جسقدر ان لوگوں نے تکالیف کھڑی کیں اسی قدر احبابِ جماعت نے قربانی اور صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے پہلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں حاضر ہو کر ثابت کر دیا کہ اس جماعت کو کسی طرح بھی روحانی مقاصد میں ناکام نہیں رکھا جا سکتا۔

محترم امام صاحب نے بتایا کہ جلسہ گاہ اس سال دس فیصدی کشادہ بنایا گیا تھا۔ اس کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر کے وقت جلسہ گاہ اس قدر بھر چکی تھی کہ کوئی جگہ بھی خالی نظر نہ آتی تھی۔ درانحالیکہ اس دفعہ ریل کی انتظامیہ نے جلسہ سالانہ پر پہلے کی طرح اسپیشل ٹرینیں نہیں چلائیں۔ بلکہ پہلے روز ہزاروں کی تعداد میں لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر اس انتظار میں رات بھر پڑے رہے کہ ریلوں میں اُن کے سوار ہونے کی گنجائش ہی نہ تھی جو بھی ٹرین آتی اس کے دروازے بند ہوتے اور احباب جماعت کو سوار ہونے میں بڑی ہی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا۔ بہر حال احباب جماعت نے ان سب مشکلات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے جس طرح بھی ہوا اپنے روحانی جلسہ میں شریک ہونے کی پوری کوشش کی اور خدا کے فضل سے اس سال ڈیڑھ لاکھ کی حاضری جلسہ سالانہ میں ہو گئی جو پہلے سالوں کی نسبت بفضلہٖ تعالیٰ کہیں زیادہ ہے۔

اندرونِ ملک کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی ایک خاصی تعداد میں احبابِ جماعت وفود کی صورت میں شریکِ جلسہ ہوئے چنانچہ اکیلے برطانیہ سے ۱۵۰ نفوس حاضر جلسہ ہوئے۔ ان سب بیرونی ممالک کے مہمانوں کے قیام کے لئے بڑے ہی آرام دہ گیسٹ ہاؤس اس سال حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں بنائے گئے تھے۔ جن میں ترقی یافتہ ممالک کی جملہ سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ ایک ایسا ہی گیسٹ ہاؤس تحریک جدید کے دفاتر کے پاس دوسرا انجمن احمدیہ کے دفاتر کے پاس تیسرا مجلس انصار اللہ کے دفتر کے احاطہ میں آپ نے بتایا کہ ایک چوتھا گیسٹ ہاؤس مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے بھی آئندہ اسی پیمانہ پر تیار کرایا جانے والا ہے۔

جلسہ سالانہ کے تقریری پروگرام کے دوران ان سب غیر ملکی احباب کو جلسہ کی تقاریر سے مستفید ہونے کے لئے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ ان سب غیر ملکی احباب کے ساتھ ان زبانوں کے جاننے والے مقامی حضرات کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی جو تمام اردو تقاریر کو ساتھ ساتھ ترجمہ کر کے انہیں آگاہ کرتے چلے گئے آپ نے بتایا کہ آئندہ اس سے بھی زیادہ مفید انتظام کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں وکالت تبشیر کی طرف سے تینوں روز کی تقاریر کے خلاصہ پریس بلیٹن شائع کئے جاتے رہے جو سب غیر ملکی احباب کو پہنچا دئے جاتے رہے۔

حضور انور کی افتتاحی تقریر

حضور انور کی افتتاحی تقریر احادیث میں مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں پر مشتمل تھی۔ حضور انور ساتھ کے ساتھ ان مرشد دعاؤں کا ترجمہ بھی بڑے ہی دلنشین انداز میں بیان فرماتے رہے۔

علماء کی تقاریر

محترم امام صاحب نے بتایا کہ اس سال جلسہ سالانہ کے تقریری پروگرام کی ایک خصوصیت یہ بھی رہی کہ اس سال مقررین میں ایک خاصی تعداد نوجوان طبقہ کے مقررین کی تھی جو بڑی کامیاب رہیں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صاحبزادے مرزا انس احمد صاحب کی تقریر۔ اسی طرح مکرم میر محمود احمد صاحب کی تقریر، مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر بھی اسی طرح پُراثر۔ اور فاضل مقررین میں سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب۔ مولانا شیخ عبدالمالک صاحب وغیرھم کی تقاریر بھی ہوئیں جو ہر طرح پُراثر اور بلند پایہ تھیں۔ جن کو احباب کرام نے بڑے اشتیاق اور پورے انہماک سے سنا

مقامی مقررین کے علاوہ اس سال دفعہ دفعہ سے باہر سے آنے والے غیر ملکی احباب جماعت کو بھی اپنے اپنے رنگ میں جلسہ کے اسٹیج پر اپنے اظہار خیال کا موقعہ دیا گیا۔ جس طرح آپ نے ابھی غیر ملکی احباب کی پُرجوش اور ایمان سے بھری تقاریر سنیں اسی طرح کی تقاریر وہاں بھی خاصی تعداد میں ہوئیں۔ اس طرح جہاں ان دوستوں کو اپنے دلی جذبات کے اظہار کا موقعہ ملا۔ وہاں دیگر سامعین کرام کو بھی ان کے خیالات سن کر غیر معمولی روحانی لذت اور سرور حاصل ہوا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

۲۷/۱۲ — جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر حسب سابق متفرق جماعتی امور کے بارہ میں ہوئی جس میں حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں بیرونی ممالک میں جن نئی مساجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس میں مسجد گوٹن برگ کے سنگِ بنیاد رکھنے کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ حضور نے پوری تفصیل کے ساتھ خدا کی محبت کے اس جلوے کا ذکر کیا جو اس موقعہ پر مشاہدہ میں آیا حضور نے بتایا کہ کس طرح لنڈن سے چلتے وقت ہی بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ حتیٰ کہ موسمی حالات بتانے والے شعبہ کی طرف سے بھی اعلان کیا گیا تھا کہ اس روز شدید بارش ہونے والی ہے۔ لیکن حضور نے بتایا کہ میں نے رات یہ دُعا کی کہ خدایا سنگِ بنیاد رکھے جانے کے وقت جس قسم کا موسم اس تقریب کے لئے مناسب ہے اپنی قدرت سے ایسا ہی موسم تو پیدا کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس وقت دھوپ خوب چمکی اور یہ تقریب بڑی عمدگی سے انجام پائی۔ لیکن جونہی اس سے فراغت کے بعد ہم اپنے ہوٹل میں پہنچے تو موسلادھار بارش شروع ہو گئی۔

دوسرے نمبر پر حضور نے نصرت جہاں آگے بڑھو کے سلسلہ میں جو افریقی ممالک میں ہیلتھ سنٹرز کھولے گئے ہیں ان کی شاندار کامیابیوں کا تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ عام حالات میں ہم ایک ڈاکٹر کو وہاں پر کام کرنے کے لئے صرف پانچ سو پونڈ دیتے ہیں چنانچہ حضور نے غانا میں بھیجے گئے ایک ڈاکٹر کا ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس ڈاکٹر کی خدمات میں خدا تعالیٰ نے ایسی برکت دی کہ ایک سال بعد جب انہوں نے حساب کیا تو تمام اخراجات کے نکال لینے کے بعد اس میں ۴۵ ہزار سٹرلنگ پونڈ کا نفع ہوا۔ درانحالیکہ انہوں نے اس اثناء میں اپنے لئے ایک کار بھی خریدی ہسپتال کے لئے ابتدائی بلڈنگ بھی تیار کرائی۔

حضور نے بتایا کہ جس ملک میں ہم جاتے ہیں۔ ہم وہاں کے روپے کو اسی جگہ اس ملک کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرتے ہیں چنانچہ اکیلے ملک غانا میں ۱۷ اسکینڈری اسکول ہیں اور متعدد کلینک جاری کئے گئے ہیں۔ جن میں غرباء کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ مفت طبی مشورہ دیا جاتا ہے۔ صرف امراء اور آسودہ حال طبقہ سے فیس اور ادویہ کی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ اور حاصل شدہ منافع بھی اسی ملک کی تعلیمی اور طبی خدمات پر صرف کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے اپنے سفر امریکہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جب میں وہاں گیا تھا تو میں نے اُن کو بتایا کہ ہم آپ لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے یہاں آ گئے ہیں۔ ہم سے پہلے یہاں عیسائی آئے۔ جن کے ہاتھ میں بائیبل تھی۔ لیکن اس کے پیچھے توپیں تھیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی توپوں کے ذریعہ اس ملک کو اپنا غلام بنا لیا۔ لیکن ہم نے یہاں کام کیا اور ایک پائی بھی اس ملک سے باہر نہیں لے گئے بلکہ اس ملک کے باشندوں کی ترقی اور سربلندی کے لئے خرچ کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم آہستہ آہستہ یہ بھی پروگرام عمل میں لا رہے ہیں کہ وہاں کے اصل باشندے ہی وہاں کی تبلیغ بلکہ انتظامیہ کے تمام کام سنبھال لیں۔

۲۸/۱۲ — جلسہ سالانہ ربوہ کے آخری روز صبح کی نماز کے وقت بارش ہوئی جو دس بجے تک جاری رہی اس وقت جلسہ کے منتظمین نے حضور سے جلسہ سالانہ کے آج کے اجلاس کے بارہ میں ہدایات طلب فرمایا جس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ اعلان کر دیا جائے جلسہ اپنے وقتِ مقررہ پر ضرور ہوگا خواہ بارش کسقدر شدید کیوں نہ ہو چنانچہ جونہی جلسہ گاہ کے لاؤڈ اسپیکر سے یہ اعلان نشر ہوا تو جلسہ گاہ کی فضا نعرۂ تکبیر سے گونج اُٹھی حالانکہ اس وقت وہاں موجود دوست بارش سے بالکل شرابور ہو چکے تھے۔ اس بات کا جہاں غیر ملکی مہمانوں پر بڑا ہی اچھا اثر ہوا۔ وہاں پولیس کے اُن ڈیوٹی افراد جو جماعت سے تعلق نہیں رکھتے تھے اور حکومت کی طرف سے بھیجے گئے تھے وہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے کہ احمدی لوگ بھی عجیب ہیں کہ ایسا شدید بارش بھی ان کو ان کے عزائم سے ڈگمگا نہیں سکتی ہے۔

اس روز کے دوسرے اجلاس میں جب حضور انور تشریف لائے تو نہ صرف یہ کہ مطلع صاف ہو چکا تھا۔ بلکہ دھوپ بھی چمک رہی تھی حضور نے اپنی علمی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ آنٹ بھی گوٹن برگ کی مسجد کے سنگِ بنیاد رکھنے کی طرح کا خدائی محبت کا جلوہ ظاہر ہوا میں نے آج بھی خدا تعالیٰ سے دُعا کی کہ خدایا آج جلسہ کے لئے جس قسم کے موسم کی ضرورت ہے وہ اپنی قدرت سے پیدا کر دے چنانچہ گیارہ بجے بارش بند ہو گئی۔ اور حضور کے تیسرے دن کی علمی تقریر بڑی کامیابی کے ساتھ ہوئی اور احباب جماعت نے پوری توجہ اور انہماک سے سماعت فرمائی اور مستفید ہوئے۔

محترم امام صاحب نے اس تقریر کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضور نے اس تقریر میں ایک قسم کے جہادِ عظیم کا اعلان فرمایا اس سے مُراد حضور کی حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف جماعت کے افراد کو زیادہ توجہ دینے سے تھی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ حقوق اللہ کی ادائیگی میں تو خدا کے فضل سے ایک مقام پیدا کر چکی ہوئی ہے، اب ہمیں

(باقی صفحہ پر)

قسط ۲

جزیرہ ماریشس کی جماعت ہائے احمدیہ کا کامیاب جلسہ سالانہ

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کا بابرکت دورۂ ماریشس

• پریس کانفرنس سے خطاب • دو مساجد کا سنگِ بنیاد • وزیر اعظم، گورنر جنرل اور ہائی کمشنر انڈیا کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش • احمدیہ یوتھ سنٹر کا افتتاح • جلسہ سالانہ اور پبلک کانفرنس سے خطاب • پیغامِ احمدیت کی اشاعت اور ٹیلی ویژن پر انٹرویو

رپورٹ: مرسلہ مکرم محمد صدیق صاحب منور مبلغ انچارج ماریشس

احمدیہ یوتھ سنٹر کا افتتاح اور آنریبل جگت سنگھ اور بلیل کی شرکت

جماعت احمدیہ مونتاین بلانش کی دیرینہ خواہش تھی کہ وہ نوجوانوں کی تربیت کے لئے اور بعض سوشل سرگرمیوں کے لئے ایک ہال تعمیر کریں۔ چنانچہ اس بابرکت کام کا ۱۹۷۲ء کے شروع میں آغاز ہوا۔ وزیر زراعت آنریبل ایس بلیل نے اس عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا۔ بعدہٗ تعمیر کا کام ہوتا رہا لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آمد کی خبر نے اس کام کو بہت تیز کر دیا چنانچہ جماعت کی خواہش کے مطابق ۲۱ اکتوبر کو افتتاح کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس فنکشن کے لئے علاقہ کے معززین کو دعوت دی گئی۔ اس تقریب میں وزیر پلان آنریبل جگت سنگھ، وزیر زراعت آنریبل ایس بلیل صاحب، کاپ ملیر ضلع کونسل کے چیئرمین جناب رام چرن صاحب، مونتاین بلانش کے سوشل ہال کے چیئرمین جناب مسعود اور بعض دیگر معززین نے شرکت کی۔ اس افتتاحی تقریب کی صدارت آنریبل ایس بلیل صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد برادرم مکرم حسن رمضان صاحب نے ایڈریس پڑھا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے محبت اور احترام کے جذبات کا اظہار کیا اور بتایا کہ ہماری جماعت خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر تحریک میں بفضلہ تعالیٰ ہم بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ ایڈریس کے جواب میں خطاب کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دلچسپ اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جس کو سب احباب خصوصاً وزراء صاحبان اور معززین نے بہت سراہا۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا میں بھارت سے آپ کے جزیرہ ماریشس میں آیا ہوں۔ ہمارے ملک میں بھی یہاں کی طرح ہر مذہب کے ماننے والے ہیں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہاں کے لوگوں میں بھی بھارت کی طرح باہمی محبت اور بھائی چارہ اور صلح پسندی پائی جاتی ہے۔ مختلف تقاریب کے ذریعہ میں نے ماریشس کے ہر طبقہ سے ملاقات کی ہے۔ اسی طرح یہاں کے وزیر اعظم صاحب، گورنر جنرل صاحب اور بعض دیگر شخصیتوں سے ملاقات کی ہے۔ میں نے ہر جگہ یہی محسوس کیا ہے کہ جیسے میں اپنے گھر میں ہوں۔ آپس میں تعاون کی روح بہت ہی قابل ستائش ہے۔ سب قوموں کا باہمی تعاون ماریشس کی طرح بھارت میں بھی پایا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسلام ہم مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ربّ العٰلمین ہے اسی طرح ہمیں بھی اپنی محبت کے دائرہ کو وسیع کرنا چاہیئے۔ اور دوسری قوموں سے انتہائی نیک سلوک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے احمدیوں کو بالخصوص۔ آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ایک حدیث کے مطابق حب الوطن من الایمان یعنی وطن سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ آپ سب کو ملک کی ترقی کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ اور حکومتِ وقت کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ نوجوانوں کو اس بلڈنگ سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور دوسروں کے لئے بہترین نمونہ بننے کی سعی کرنی چاہیئے۔ آپ نے خطاب کے اختتام پر سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

آنریبل جگت سنگھ کی تقریر

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد آنریبل جگت سنگھ نے تقریر کی۔ وزیر موصوف نے فرمایا کہ میں آج کی اس تقریب میں شامل ہو کر بہت خوش ہوا ہوں۔ ہمارے معزز مہمان کی آمد سے صرف احمدیوں کو ہی فائدہ نہیں پہنچا بلکہ سارا ماریشس ہی ان کے امن و سلامتی کے پیغام کو سن کر خوشی و مسرت حاصل کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا جزیرہ ایک امن کی جگہ ہے یہاں ہر مذہب، تہذیب اور کلچر کا انسان بستا ہے۔ ہم میں باہم محبت پائی جاتی ہے ہم ایک دوسرے کے عقیدے کی عزت کرتے ہیں۔ ہر شخص کو حکومت کی طرف سے پورے طور پر مذہبی آزادی حاصل ہے۔ انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اب آپ یہاں سے جانے والے ہیں جب آپ بھارت جائیں تو وہاں جا کر لوگوں کو بتائیں کہ ماریشس کے لوگ باہم محبت سے رہتے ہیں اور ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ آخر میں وزیر موصوف نے کہا ہم اپنی طرف سے بھی اور احمدی بھائیوں کی طرف سے بھی آپ کو الوداع کہتے ہیں۔

خدا حافظ!

آنریبل ایس بلیل وزیر زراعت کی تقریر

وزیر زراعت آنریبل بلیل صاحب نے بھی اس موقعہ پر حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ میں احمدیہ جماعت کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اس فنکشن کے لئے مدعو کیا اور بھارت سے آئے ہوئے نہایت معزز مہمان سے ملاقات کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا صاحب کے آنے سے صرف احمدیوں کو ہی نہیں ہم سب کو بہت خوشی ہوئی ہے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ جو باتیں معزز مہمان نے کہی ہیں وہ بہت اچھی ہیں ہم سب کو شانتی اور امن کے ساتھ رہنا چاہیئے۔ انہوں نے حضرت میاں صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ ضرور دوبارہ ماریشس تشریف لائیں۔ آپ کے آنے سے ہم سب کو برکت ملی ہے۔ تقریر کے آخر میں وزیر موصوف نے جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو سراہا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے ہی سوشل خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ انہوں نے احمدیہ کالج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بھی ایک بہت بڑی خدمت ہے۔ پھر انہوں نے محمود ہال کے کام کی تعریف کی کہ اس سے یہاں کے علاقہ کے نوجوان فائدہ اٹھائیں گے۔ جماعت احمدیہ کے اکثر منصوبے سب لوگوں کے لئے ہوتے ہیں اور یہ بات یقیناً قابلِ تعریف ہے۔

وزیر موصوف کی تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے محمود ہال بلڈنگ کا اللہ تعالیٰ کا نام لیکر دعاؤں کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں بہت برکت نازل کرے اور اس سے زندہ نشانات والوں میں ایمان و اخلاص پیدا کرے۔ آمین۔

پروگرام کے مطابق افتتاح کے بعد سب معززین ہال کے اندر داخل ہوئے۔ جہاں ان کی خاطر مشروبات سے تواضع کی گئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ٹیلی ویژن پر انٹرویو

۲۱ اکتوبر کو حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ماریشس براڈکاسٹنگ کارپوریشن کے شعبہ ٹیلی ویژن کے ڈیپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ پروگرام کے مطابق جناب دیپک نوبی نے آنمکرم کا انٹرویو لیا۔ سوالات و جوابات کا یہ دلچسپ پروگرام فلما لیا۔ اور اسی رات سات بجے شام ٹیلی ویژن پر نشر کیا گیا۔ ہزارہا لوگوں نے اس انٹرویو کے ذریعہ احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ دیپک نوبی صاحب نے ذیل کے سوالات حضرت صاحبزادہ صاحب سے پوچھے تھے:-

(۱) احمدیہ مسلم مشن بھارت کب اور کس طرح قائم کیا گیا؟
(۲) احمدیہ مشن ماریشس کا قیام کب اور کیسے ہوا؟
(۳) جماعت احمدیہ ماریشس نے اپنی ساٹھ سالہ تاریخ میں کس قدر خدمات اسلام کی سر انجام دی ہیں اور اس کی سرگرمیاں کیا ہیں؟
(۴) ماریشس میں احمدیہ خواتین کی تنظیم ... کا طریقِ کار کیا ہے؟
(۵) احمدیہ جماعت بھارت اور ماریشس کا باہمی تعلق کیا ہے؟
(۶) کیا احمدیہ مشن کی شاخیں دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی پھیلی ہیں؟
(۷) دیگر ممالک جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں کیا ہیں؟
(۸) آپ جب سے ماریشس میں آئے ہیں آپ نے اس دوران بہت سے کام کئے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس دورے کی غرض کیا ہے؟
(۹) کیا آپ ماریشس کی جماعت کی کارکردگی سے مطمئن ہیں یا پھر کسی اصلاح کی ضرورت ہے؟
(۱۰) کیا آپ کے دوبارہ ماریشس میں آنے کا امکان ہے؟

سوالات سے قبل جناب دیپک نوبی صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب اور جماعت کا تعارف کرایا۔ اور بتایا کہ جماعت کے مؤسس حضرت مرزا غلام احمد صاحب تھے (علیہ السلام) ۱۸۸۹ء میں آپ نے احمدیہ جماعت کی بنیاد رکھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے متعلق بتایا کہ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم بھارت میں حاصل کی اور اپنے والد محترم کی خواہش کے مطابق اسلام کی خدمت کے لئے زندگی وقف کر دی۔ آپ کے تیرہ بھائی ہیں اور سب اسلام اور انسانیت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بھائی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن (ایدہ اللہ تعالیٰ) جماعت احمدیہ کے موجودہ ہیڈ اور تیسرے خلیفہ ہیں۔

بعدہٗ جناب نوبی صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے مذکورہ سوالات یکے بعد دیگرے دریافت کئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے تفصیل کے ساتھ نہایت ہی کامیاب رنگ میں سوالات کے جوابات دیئے اور جماعت کی سرگرمیوں کا نہایت ہی عمدہ نقشہ پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ شروع میں مشن کے قیام کے لئے ہر جگہ جماعت احمدیہ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سوالات کے جوابات میں آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو [illegible] قائم فرمایا ہے تاکہ اسلام کی خدمت کی جائے اور انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے پیارے آگاہ کیا جائے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ نیلی ویژن پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بڑا فوٹو دکھایا گیا۔ بلاشبہ یہ نظارہ ہر احمدی کے لئے انتہائی خوشیاں فراہم کر رہا تھا۔

غرضیکہ اس انٹرویو کے ذریعہ ماریشس کی کثیر تعداد تک احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے لوگوں کے دلوں کو صاف کرکے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف پھیر دے اور انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

تقریبات جمعہ

۲۴ر اور ۳۱ر اکتوبر کو جمعہ کی نماز حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مرکزی مسجد دارالسلام میں پڑھائی۔ ۲۴ر اکتوبر کو چونکہ چھٹی تھی اس لئے دور و نزدیک سے کثیر تعداد میں احمدی احباب نے جمعہ دارالسلام میں آکر ادا کیا۔ ان خطبات میں آنمحترم نے جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی جنت کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینی چاہئیں۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت کو اپنے نظام کو مضبوط کرنے کیلئے اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہئے۔ اطاعت کے نمونہ کی مثالیں دیتے ہوئے آپ نے صحابہؓ کی مثالیں دیں اور بتایا کہ صحابہ کرامؓ کی کامیابیاں اسی وجہ سے تھیں کہ وہ نظام کی اطاعت کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے ذریعہ ہم پر فضل فرمایا ہے۔ اس لئے خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کریں۔ اور جماعت کے عہدیداران کی اطاعت کریں اور ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اسلام کی خدمت کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی قدر دانی کریں۔ اپنے اندر باہمی محبت و یگانگت پیدا کریں۔ کیونکہ یہی چیزیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہیں۔

لوکل جماعتوں کی طرف سے دعوتوں کا پروگرام

پہلے سے ترتیب دیئے گئے پروگرام کے مطابق جملہ جماعتوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ چنانچہ ۲۱ر اکتوبر کو جماعت احمدیہ نکسں نے ۲۲ر اکتوبر کو جماعت احمدیہ سینٹ پیئر نے ۲۸ر اکتوبر کو جماعت احمدیہ پائی نے ۲۹ر اکتوبر کو جماعت احمدیہ روز ہل نے ۳۰ر اکتوبر کو جماعت احمدیہ تریولے نے اور ۱۲ر اکتوبر کو [illegible] احمدیہ مونتانی بلانش نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو مدعو کیا۔ ہر فنکشن بہت ہی دلچسپ اور پُر رونق تھا۔ احباب جماعت کو حضرت صاحبزادہ صاحب سے قریب ہوکر ملنے کا موقعہ ملا۔ ان سب جماعتوں نے مہمان موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے۔ اور آخر میں سب نے استقامی کھانا بھی کھایا۔ ان تقریبات میں جماعتوں نے اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی آمد جزیرہ ماریشس میں ایک بہت بڑی برکت ہے۔ آپ کی آمد سے خدا کا خاص فضل جماعت احمدیہ پر نازل ہو رہا ہے۔ نیز احباب نے خصوصی دعاؤں کی آپ سے درخواست کی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے جماعتوں کو مخاطب کرتے ہوئے مجموعی طور پر مندرجہ ذیل امور کی خاص توجہ دلائی:۔

① اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا کریں اور اس کی راہ میں قربانیاں پیش کریں ② آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ہی ہماری نجات کا موجب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چلنا چاہئے ③ غلبۂ اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی اور وقتی قربانیاں پیش کریں تاکہ اسلام کی فتح کا دن جلد آجائے۔ ④ خلافت کے ساتھ سچی محبت اور عشق پیدا کریں اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات پر عمل کرنا چاہئے ان میں بہت برکت ہے اور اسی کے ذریعہ ہم اسلام کو دنیا میں پھیلا سکتے ہیں ⑤ خلیفۂ وقت کے ساتھ ہر احمدی کو ذاتی محبت پیدا کرنی چاہئے۔ اور ہمیشہ خط و کتابت کے ساتھ رابطہ قائم رکھنا چاہئے۔ ⑥ نظام جماعت کے ساتھ ہر احمدی کو تعاون کرنا چاہئے تاکہ احسن رنگ میں کام ہو سکے ⑦ صحابہ کرامؓ اور ابتدائی احمدیوں کی طرح جماعت کے افراد کو مخلصانہ قربانیاں پیش کرنی چاہئیں ⑧ جماعت کے عہدیداران کی پیچھے دل سے اطاعت کرنی چاہئے اسی سے جماعت جزیرہ بھر میں ترقی کر سکے گی۔ ⑨ جماعت کے افراد کو اسلام اور احمدیت کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ ⑩ نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور پیار کرنا ہر احمدی کا فرض ہے یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم غیروں کے دل جیت سکتے ہیں۔ جب ہم لوگوں کے دل اسلام کے لئے جیت لیں گے تو وہ خود بخود حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں گے۔

لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ سے خطاب

پروگرام کے مطابق بتاریخ یکم نومبر کو لجنہ اماء اللہ سنٹرل ماریشس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ کثیر تعداد میں لجنہ کی بہنیں اور ناصرات دارالسلام میں تشریف لائیں۔ استقبالیہ ایڈریس کے پیش کئے جانے کے بعد آنمحترم نے احمدی مستورات کو خطاب کیا۔ یہ خطاب تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس میں آپ نے بہ وضاحت بتایا کہ غلبۂ اسلام کی مہم میں انہوں نے ایک خاص رول ادا کرنا ہے۔ اس کے لئے آپ کو خاص تیاری کرنی چاہئے۔ خود اپنی تربیت کریں اور اپنے بچوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کریں اور احمدیت کی نوج کو مضبوط بنائیں تا احمدیت کے سپاہی دنیا کے ہر گوشہ میں اسلام کے دفاع کے لئے روحانی جنگ کر سکیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت سارے وعدے کئے ہیں۔ ان سب وعدوں کو اگر ہم اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اپنی قربانیوں کی رفتار کو بڑھا دینا چاہئے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے احمدی مستورات کو نظام جماعت کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔ الحمدللہ کہ یہ فنکشن بھی بہت کامیاب رہا۔

اسی طرح اسی روز نماز ظہر کے بعد خدام الاحمدیہ ماریشس کی طرف سے ایک تقریب کا انعقاد ہوا۔ جناب عزیز تیجو صاحب سیکرٹری جنرل خدام الاحمدیہ ماریشس نے ایڈریس پیش کیا بعدازاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت ہی مؤثر انداز میں نوجوانوں کو نصائح فرمائیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہمارے نوجوانوں کو قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی بعض دیگر مصروفیات

اس مختصر سے عرصہ میں ہمارے نہایت ہی معزز مہمان سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آرام کو بھی جماعت کی دیوانہ وار خدمت میں قربان کر دیا۔ چنانچہ ① آپ بہت سارے گھروں میں مریضوں کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اپنے ان احمدی اور دوسرے بھائیوں کے لئے دعا فرمائی ② تقریباً ہر روز ملاقاتیوں کا تانتا بندھا رہتا تھا اپنے اور غیر سبھی حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملنے کے بے تاب رہتے تھے۔ چنانچہ منتظمین نے کوشش کی کہ ان سب احباب کو آپ سے ملاقات کا موقعہ ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بھی بہت کامیاب رہا۔ بہتوں نے دعا کی درخواست کی اور بعض نے آپ سے مفید مشورے حاصل کئے ③ ماریشس کی بعض دلچسپ اور قابل دید جگہوں کو دیکھنے کے لئے آنمحترم تشریف لے گئے۔ اس دوران جہاں بھی آپ کو تبلیغ کا موقعہ ملا آپ نے اس سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا ④ ۲۴ر اکتوبر کو روز ہل کے اسٹیڈیم میں احمدیہ ٹیم کا فٹ بال میچ ہوا۔ آپ اس دلچسپ میچ کو دیکھنے گئے اور اس کے اختتام پر جیتنے والی ٹیم کو مرزا وسیم احمد سوونیر کپ بطور انعام عطا فرمایا۔ ⑤ آپ اسی دوران میں حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت حافظ عبید اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کی قبروں پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ وہ دو بزرگ مبلغین تھے جو میدان جہاد میں ماریشس میں ہی فوت ہوئے۔ اسی طرح آپ نے جناب ماسٹر محمد عظیم سلطان غوث مرحوم اور خان محمد دین صاحب مرحوم کی قبروں پر بھی ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائی۔

الوداعی تقریب اور حضرت صاحبزادہ صاحب کا خطاب

آخر وہ دن آپہنچا جس دن ہمارے نہایت ہی معزز مہمان کی روانگی کا پروگرام تھا۔ ہر احمدی بے چین و بے قرار تھا۔ ہر ایک کی آنکھیں اس پیارے وجود کی جدائی کے تصور پر آنسو بہا رہی تھیں۔ ۳ بجے شام حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پڑھا گیا جس کے جواب میں آنمحترم نے احباب جماعت سے خطاب کیا۔ اور آپ نے فرمایا مجھے بھی آپ سے جدائی کا احساس ہے جس محبت عقیدت اور پیار کا اظہار جماعت نے میرے ساتھ کیا ہے اس کو میں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ میں آپ سب کے لئے دعائیں کروں گا اور ربوہ کے بھائیوں اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی دعائیں درخواست پیش کروں گا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی جدائی کا وقت قریب آرہا تھا یوں لگتا تھا جیسے ایک بہت بڑی برکت سے ہم محروم ہو رہے ہیں۔ جذبات کا ہجوم تھا ہر ایک کی نظر حضرت صاحبزادہ صاحب کے نہایت ہی پیارے اور پُر نور چہرہ پر تھی۔ اللہ اللہ! وہ اپنے پیاروں کو کس قدر روحانی نور عطا فرماتا ہے۔ جدائی کے احساس کے ساتھ ساتھ دل کی گہرائیوں سے دعا نکل رہی تھی کہ اے خدائے ذوالعرش! ہمارے اس محبوب مہمان کو بخیریت منزل مقصود تک پہنچائیو! ٹھیک چھ بجے شام حضرت صاحبزادہ صاحب نے جماعت احمدیہ ماریشس کو الوداعی سلام کہا اور بذریعہ ائر انڈیا واپس قادیان روانہ ہوگئے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو صحت والی لمبی عمر دے اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ اسلام کا مقبول خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آنمحترم کا یہ دورۂ ماریشس احمدیت کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ آپ نے ارض ماریشس پر بہت دعائیں کیں۔ آپ کی آمد سے تبلیغ کے نئے ابواب کھل چکے ہیں۔ جماعت نے دنیاوی ہیئر معنوی اضافہ ہوا۔ جماعت میں روحانی طور پر غیر معمولی بیداری ہوئی۔ اخلاص و وفا میں اضافہ ہوا کئی لوگوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ اخبارات اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ کئی روز جماعت کا پیغام دوسرے لوگوں تک پہنچتا رہا۔ احباب کرام ہمیشہ جماعت ماریشس کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

امریکن عیسائی منّاد سے دلچسپ تبادلۂ خیالات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

مورخہ ۶ دسمبر ۷۶ء کو یہاں کے ایک Canadian عیسائی مبلغ مسٹر جانسن بروکس سے ایک دلچسپ تبادلہ خیالات عمل میں آیا۔ موصوف سے چند روز قبل مکرم محمد احمد اللہ صاحب سکریٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مدراس سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور انہیں مع فیملی مورخہ ۶ دسمبر کو اپنے گھر میں دوپہر کے کھانے کے لئے دعوت دی تھی اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انہوں نے خاکسار اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت کو بھی مدعو کیا تھا۔

چنانچہ وقت مقررہ پر ہم سب وہاں پہنچ گئے باہمی تعارف ہوا۔ کینیڈا کے رہنے والے Mr. Johnson Bruce پچھلے چار سال سے یہاں تامل زبان سیکھ رہے ہیں اور تامل زبان میں ایک حد تک مہارت حاصل کر لی ہے۔ آج کل تامل زبان میں از سرِ نو بائبل کا ترجمہ کر رہے ہیں۔

کھانا کھانے کے دوران ہی سلسلہ گفتگو کا آغاز ہوا۔ انہوں نے خاکسار سے دریافت کیا کہ بحیثیت مشنری آپ کا کام ہندوؤں کو مسلمان بنانا اور مذہب تبدیل کرانا ہے؟ اس کے جواب میں ہم نے کہا صرف ہندوؤں کو مسلمان بنانا اور مذہب تبدیل کرانا ہمارا کام نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کو اسلام کا امن بخش پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اسلام کی طرف جو انسانیت اور اخلاقِ فاضلہ پر مبنی ہے ساری دنیا کو دعوت دینا ہمارا کام ہے۔

اس کے بعد مکرم نوجوان صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے پوچھا:-

"آپ کس بنیاد پر عیسائیوں کو اسلام کی طرف بُلاتے ہیں؟" اس پر مکرم نوجوان صاحب نے فرمایا "کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کس بنیاد پر ابتدائی زمانہ کے عیسائی منّاد یہودیوں کو دعوت دیا کرتے تھے؟"

اس پر گفتگو کا سلسلہ جاری ہوا جس کو قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

پادری۔ یہودی کتب میں مستقبل میں آنے والے ایک یسوع کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ اسی بناء پر حضرت یسوع مسیح کی آمد بتا کر ہم انہیں عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔

احمدی۔ شکریہ! اسی طرح بائبل میں آنے والے ایک مصلح عالم اور سردارِ دو جہاں کے متعلق بہت ساری پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ ان ہی پیشگوئیوں کی بنیاد پر ہم عیسائیوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ دنیا کا وہ نجات دہندہ حضرت محمد صلعم بانئ اسلام کی شکل میں ظاہر ہو چکا ہے۔

اس جواب پر پادری صاحب صرف حیرت سے "اچھا" کہہ کر چپ ہو گئے اور اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہا۔

سلسلۂ گفتگو جاری رکھتے ہوئے اُن سے پوچھا گیا

احمدی۔ یہودیوں نے یسوع مسیح کو صلیب پر ہی مارنے کے لئے کیوں اصرار کیا تھا؟ اور کسی قسم کی سزا اُن کے لئے کیوں تجویز نہیں کی گئی تھی؟

پادری۔ اس کی دو وجہیں ہیں (۱) مذہبی (۲) سیاسی۔ مذہبی اس لئے کہ وہ مسیح کی آمد سے قبل ایلیا کے آسمان سے آنے کے منتظر تھے۔ اس لئے وہ مسیح کو جھوٹا خیال کرتے تھے۔ سیاسی اس لئے کہ یسوع نے اپنے آپ کو رومیوں کا بادشاہ بتایا۔ جو اُن کے خیال میں حکومت وقت کے خلاف بغاوت تھی۔ ان دونوں وجوہات کی بناء پر وہ انہیں صلیب پر مار ڈالنا چاہتے تھے۔

احمدی۔ یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔ اگر یسوع مسیح سے مذہبی اور سیاسی لحاظ سے گناہ اور قصور سرزد بھی ہو گیا تھا تو رومی حکومت اُنہیں قید کی سزا دے سکتی تھی یا کوئی اور سزا تجویز کر سکتی تھی۔ صلیب پر ہی مار ڈالنے کے لئے کیوں مُصر تھے؟

پادری۔ میں نے اپنا جواب دے دیا ہے۔ اگر آپ کی تسلی نہیں ہوتی ہے تو میں کیا کروں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

احمدی۔ ہاں۔ میں بتا سکتا ہوں۔ بائبل کی استثنا ۲۳: ۲۱ اور گلیتوں ۱۳: ۳ میں واضح طور پر لکھا ہے کہ جو کوئی صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا جاتا ہے وہ لعنتی ہے۔ یہودی علماء حضرت مسیح کو اس لئے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالنا چاہتے تھے۔ تاکہ یہ ثابت کیا جائے کہ آپ نعوذ باللہ ملعون ہیں۔

لیکن اسلام حضرت یسوع مسیح کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے فرماتا ہے وما قتلوہ وما صلبوہ یہودی اپنے ارادے میں بھی کامیاب نہیں ہوئے

اس کے بعد انہیں بائبل کے مختلف ناقابلِ تردید حوالوں سے بتایا گیا کہ کس طرح حضرت یسوع مسیح صلیبی موت سے بچائے گئے اور کس طرح آپ کو خدا نے اس لعنتی موت سے چھٹکارا دلایا۔

اس کے بعد اُن سے پوچھا گیا:-

احمدی۔ آپ کے عقیدے کے مطابق یسوع مسیح کو صلیبی موت جو لعنتیوں کی موت ہے دینے کی خدا کو کیا ضرورت پیش آئی؟

پادری۔ یہ خدا کا اپنا پلان (Plan) ہے

احمدی۔ کیا خدا کوئی اور Plan تجویز نہیں کر سکتا تھا؟ ضرور اپنے پیارے بندے کو لعنتی موت ہی دینی تھی؟ تاکہ اُن کے دشمنوں اور مخالفوں کو رہتی دنیا تک استہزاء کا موقعہ ملتا رہے؟

پادری۔ اصل میں یسوع مسیح کا لکڑی پر مارا جانا یعنی سابقہ پیشگوئیوں کو ثابت کرنے کے لئے ہے۔ چنانچہ یسعیاہ باب ۵۲ میں یہ درج ہے:-

"وہ (آنے والا مسیح) آدمیوں میں حقیر و مردود مردِ غمناک اور رنج کا آشنا تھا۔ لوگ اس سے گویا روپوش تھے اس کی تحقیر کی گئی۔ اور ہم نے اس کی کچھ قدر نہ جانی۔ تو بھی اس نے ہمارے لئے مشقتیں اُٹھائیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا .... وہ ستایا گیا تو بھی اس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا۔"

احمدی۔ یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔ بے شک ہم مانتے ہیں کہ آپ پر مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑا لیکن اس حوالہ میں کہیں ذکر نہیں کہ آپ کو لعنتی موت سے واسطہ پڑے گا۔ اس کے علاوہ مذکورہ حوالہ میں یہ درج ہے کہ وہ ستایا گیا پر اس نے منہ نہ کھولا۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ کیونکہ مسیح نے صلیب پر نہایت کرب والم سے چلا چلا کر دُعا کی تھی کہ ایلی ایلی لما سبقتنی اور انہوں نے نہایت دُکھ بھرے انداز میں خدا سے موت کے پیالہ کے ٹل جانے کے لئے دُعا کی تھی۔ پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے تمام تکالیف برداشت کیں اور منہ نہ کھولا؟

پھر بھی میرا یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ خدا کو حضرت یسوع مسیح کے لئے لعنتی موت ہی تجویز کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

پادری۔ ذرا ترش رو ہو کر کہنے لگے کہ میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ کی نجات نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ اسلام میں نجات اور کفارہ کا کوئی دروازہ نہیں۔

احمدی۔ بے شک اسلام میں اس قسم کے کفارہ کی کوئی تعلیم نہیں کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کوئی اور بھگتے۔ اگر میں گناہ کروں تو اس کی سزا مجھے ہی ملنی چاہیئے نہ کہ کسی اور کو۔ آپ لوگوں کے بپتسمہ کا طریق ہی غیر معقول ہے

پادری۔ میں ذاتی طور پر بپتسمہ پر ایمان نہیں لاتا۔ میرا ایمان صرف بائبل پر ہے کسی اور چیز پر نہیں۔

احمدی۔ شکریہ۔ کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ اُن لوگوں کی نجات کی کیا صورت تھی۔ جو حضرت یسوع مسیح سے قبل فوت شدہ تھے اور اُن کا کسی کفارہ پر ایمان نہیں تھا؟

پادری۔ آپ کو جب بائبل کی باتوں پر ایمان ہی نہیں ہے تو پھر میں کس طرح آپ کے ساتھ بات کر سکتا ہوں؟

احمدی۔ بائبل پر میرا ایمان ہے یا نہیں یہ دوسرا سوال ہے۔ ہم نے اب تک کی گفتگو آپ ہی کی بائبل کی روشنی میں کی ہے۔ آپ کو بائبل کے ان حوالوں پر ایمان لانا چاہیئے تھا۔

اس پر پادری صاحب نے کہا کہ ہم یہ گفتگو کسی اور وقت کے لئے ملتوی کریں گے تاکہ ان امور پر ذرا تفصیل سے گفتگو کریں۔

اس کے بعد خاکسار نے اُن کو ردّ عیسائیت پر چند کتابیں دیں۔ نیز ان کی خواہش پر قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ بھی تحفۃً پیش کیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی فیملی سمیت ہم سے نہایت پیار و محبت کے جذبہ کے ساتھ رخصت چاہی۔

دُعا ہے کہ یہ گفتگو ان کے لئے مزید غور و فکر کرنے کا ذریعہ ثابت ہو۔

آخر میں ایسا موقعہ فراہم کرنے اور گفتگو میں پوری طرح تعاون کرنے پر میں مکرم احمد اللہ صاحب اور مکرم محمد کریم اللہ نوجوان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جزاہم اللہ خیرا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے برادر زادہ محمد منظور احمد صاحب ابن مکرم محمد قاسم صاحب کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد عبد الرشید مدنی کلاہ بیتیم منڈی

• والدہ محترمہ عبد الرشید صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ ۵/- روپے ادا کئے ہیں جزاہا اللہ تعالٰے

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بھتیجی نور چشمی عزیزہ خالدہ قریشی اہلیہ ابن برادر محترم محمد صادق صاحب قریشی کو ایم۔ ایس۔ سی کے فائنل امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک احباب جماعت سے عزیزہ کی آئندہ کامیابیوں کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ڈاکٹر محمد عابد قریشی

• مکرم محمد صادق صاحب قریشی اور ان کی اہلیہ محترمہ نے شکرانہ فنڈ میں ۵/- روپے۔ اعانت بدر میں ۵/- روپے صدقہ فنڈ میں ۵/- روپے اور درویشی فنڈ میں ۱۰/- روپے اسی طرح عزیزہ خالدہ قریشی صاحبہ نے شکرانہ فنڈ میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۳) خاکسار ایک نئے کام کے شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کے بابرکت ہونے اور سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق پانے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

(موصوف نے درویشی فنڈ میں ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں) جزاہم اللہ احسن الجزاء خاکسار: احمد جان ابن مکرم عبد الرزاق صاحب مرحوم شموگہ

غیر ملکی احباب کے اعزاز میں استقبالیہ جلسہ کا بقیہ

حقوق العباد کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضور نے [illegible] دیا کہ وہ ان موضوعات پر کتابیں تیار کریں۔ اور احباب جماعت کو [illegible] اسلام کے ایسے [illegible] سے آگاہ کریں۔ حضور نے اپنی تقریر میں حقوق العباد پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ ایسے ضروری امور میں سے دیانتداری بھی ایک عنوان تھا۔

دوسرے دن یعنی مورخہ ۲۷ دسمبر کی تقریر کے دوران حضور انور نے احمدی نوجوانوں کو علمی میدان میں آگے بڑھنے کے مواقع بہم پہنچانے کی ایک سکیم کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ ہونہار طلبہ کو غیر ممالک میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے خصوصی وظائف دیئے جانے کی سکیم ہے جس کے لئے انگلستان کی جماعت نے اپنی طرف سے ایک وظیفہ دینے کی پیشکش کی ہے۔ ایسے سکالرشپ ان ہی طالب علموں کو دیئے جائیں گے جو [illegible] پر آئیں گے۔ حضور نے فرمایا اس کے لئے کسی احمدی یا غیر احمدی کا امتیاز نہیں ہوگا یہ Open Merit [illegible] Scholarship ہوں گے خواہ اس کو دیوبندی فرقہ کا کوئی طالب حاصل کرے یا بریلوی فرقہ کا طالب علم حاصل کرے یا سنی یا شیعہ یا احمدی غرضیکہ بلا تخصیص جو طالب علم Top کرے گا وہ یہ سکالرشپ حاصل کر سکے گا حضور نے جب یہ سکیم بیان فرمائی تو امریکہ کے احباب جماعت نے بھی پھر انڈونیشیا اور کینیڈا اور افریقہ کے احباب جماعت نے بھی اپنی اپنی طرف سے ایک ایک وظیفہ دینے کی پیشکش کی اس طرح کل چھ وظائف کا حضور نے اعلان فرمایا۔

حضور نے ہونہار طلباء کے بارہ میں غیر مبہم الفاظ میں اعلان فرمایا کہ کسی بھی ایسے طالب علم کو بے سہارا اور لاوارث نہیں رہنے دیا جائے گا ہم خود نگرانی کریں گے اور اس کی علمی قابلیت کو بڑھانے کی سعی کریں گے۔

محترم امام صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے آغاز میں حضور انور کی صحت کے بارے میں بھی [illegible] بتایا کہ خدا کے فضل و کرم سے حضور انور کی صحت تینوں روز اچھی رہی فالحمد للہ علی ذالک۔

اس طرح ربوہ کا جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس اجلاس کے آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ہندوستانی احباب جماعت کے دلوں میں آپ کے لئے جس قسم کی غیر معمولی محبت اور الفت پائی جاتی ہے اس کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ آپ لوگ احمدیت کے درخشندہ ستارے ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں خدائی بشارتوں کے مطابق فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازتا رہے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے واپس جانے والے ان سب احباب کو مقامی احباب اور ہندوستانی احمدیوں کی طرف محبت سے پُر خادمانہ سلام اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچانے اور دُعا کی درخواست کرنے کی التجا کی۔ اور واضح کیا کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کی سربلندی اسی میں ہے کہ ہم سب خلافت حقہ سے ہمیشہ وابستہ رہیں اور خلیفہ وقت کے تمام احکام پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں جس سے ہماری روحانیت بھی بڑھے گی اور جماعت کو غیر معمولی برکت حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ

جلسہ کے آخر میں محترم صدر جلسہ نے ایک لمبی اور پُر سوز دعا کرائی۔ اسی طرح یہ روحانی مجلس پورے پانچ بجے شام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

دُعائے مغفرت

برادرم بی۔ احمد سعید صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان کے نانا جان محترم [illegible] کافی عرصہ سے ٹی۔بی کے مرض میں مبتلا تھے۔ ۱۲ دسمبر کو بیماری نے شدت اختیار کی۔ ۲۹ دسمبر تک بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال میں رہے اور ۲۹ دسمبر بروز [illegible] آٹھ بجے [illegible] سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: رفیق احمد مالاباری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

ولادت

مکرم قریشی عبدالحفیظ صاحب انجینئر پربھنی کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ [illegible] خوشی میں وہ اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مینیجر بدر قادیان

درخواست دُعا

خاکسار نے گزشتہ سال سے وکالت کی پریکٹس شروع کی ہے [illegible] دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار [illegible]

قسط نمبر ۳

نتیجہ دینی نصاب ۱۹۷۵ء

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے جن دوستوں نے "ختم نبوت کی حقیقت" یعنی دینی نصاب برائے سال ۱۳۵۳-۵۴ ہش (۱۹۷۵ء) کا امتحان دیا تھا ان کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے دوستوں کے نام بعد میں شائع کئے جائیں گے۔ کامیاب ہونے والے احباب کو اللہ تعالیٰ ان کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر
۹	جواد حسین خانصاحب	۳۳

جماعت احمدیہ شموگہ

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر
۱	مکرم کے۔ اختر حسین صاحب	۶۰
۲	" مسعود احمد صاحب	۵۶
۳	" فیض احمد صاحب	۵۵
۴	" ایس۔ ایم جعفر صادق صاحب	۵۱
۵	" عبدالعلیم صاحب	۵۱
۶	" ایم نثار احمد صاحب	۴۰
۷	" عبدالحمید صاحب	۴۳
۸	" میر سراج الحق صاحب	۳۴

جماعت احمدیہ ساگر

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر
۱	مکرم حاجی جمال الدین صاحب	۵۱
۲	" ایس۔ اے بشیر احمد صاحب	۴۶

جماعت احمدیہ چیک امرچھ و باڑی پورہ

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر
۱	مکرم مظفر احمد صاحب قریشی	۶۰
۲	" احسان اللہ صاحب ٹاک	۵۰
۳	" میر شمس الدین صاحب	۴۷
۴	" مظفر احمد صاحب ظفر	۴۴
۵	" محمود احمد صاحب قریشی ایم اے	۴۴
۶	" میر عبدالرحمٰن صاحب	۴۱
۷	" میر صلاح الدین صاحب	۴۰
۸	" میر عبدالقیوم صاحب	۴۰
۹	" محمد نسیم زاہد صاحب	۳۷
۱۰	" ماسٹر الطاف احمد صاحب قریشی	۳۳
۱۱	" ناصر احمد خانصاحب	۳۳

جماعت احمدیہ چودوار اڑیسہ

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر
۱	مکرم فضل الرحمٰن صاحب	۴۳
۲	محترمہ مطاہرہ بیگم صاحبہ	۳۲

جماعت احمدیہ کلکتہ

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر
۱	مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب	۸۰
۲	" مبشر احمد صاحب سہگل	۶۱
۳	" تنویر احمد صاحب	۶۰
۴	" محمد ابوالعالم صاحب	۵۷
۵	" مظہر الحق صاحب	۵۶
۶	" شیخ روشن علی صاحب	۵۶
۷	" چوہدری محمد سعید صاحب لکھنوی	۵۳
۸	محترمہ بشریٰ سہگل صاحبہ	۵۱
۹	مکرم زاہد کریم صاحب	۵۰
۱۰	" مقبول احمد صاحب سہگل	۴۹
۱۱	محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ	۴۶
۱۲	مکرم غلام حیدر خانصاحب	۴۵
۱۳	" رمضان علی صاحب	۴۵
۱۴	محترمہ اختر اسلم صاحبہ	۴۳
۱۵	مکرم سعید محمد شاہد کریم صاحب	۴۱
۱۶	" محمد علی صاحب	۴۱
۱۷	محترمہ تسنیم پرویز صاحبہ	۳۹
۱۸	مکرم محمد ادریس خانصاحب	۳۹
۱۹	" نور العین صاحب غالب	۳۵
۲۰	" محمد اسماعیل وہرہ صاحب	۳۴
۲۱	محترمہ نصرت جہاں صاحبہ	۳۴

جماعت احمدیہ بھاگلپور (بہار)

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر
۱	مکرم سید عبدالنقی صاحب	۷۰
۲	" محمد شمس عالم صاحب	۵۵
۳	" محمد شمیم الدین صاحب	۵۳
۴	محترمہ یاسمین خورشید صاحبہ	۵۳
۵	مکرم محمد آفتاب عالم صاحب	۵۰
۶	" حسین محمد صاحب	۴۲
۷	" سید فیروز الدین صاحب	۴۱
۸	" محمد اظہر خانصاحب	۴۲

(باقی)

درخواستہائے دُعا

(۱) محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور کی والدہ محترمہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کر کے بینائی بحال فرمائے آمین۔

(۲) محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور کی ہمشیرہ محترمہ شہناز بیگم صاحبہ نے بی۔اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس خوشی میں مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے۔ آمین

خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھاگلپور

گیانا (جنوبی امریکہ) کی مجلس خدام الاحمدیہ کا
دوسرا کامیاب اجتماع

رپورٹ ۔ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ انچارج گیانا (جنوبی امریکہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجالس خدام الاحمدیہ گیانا کو مورخہ ۱۵، ۱۶ ر نومبر ۱۹۷۵ء کو اپنا دوسرا کامیاب تربیتی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ پہلا اجتماع مورخہ ۳۱ ر اگست ۱۹۷۴ء کو ایک روز کے لئے جارج ٹاؤن میں منعقد کیا گیا تھا اور یہ دوسرا اجتماع بفضلہٖ زیادہ تیاری کیساتھ دو روز کیلئے علاقہ بربیس (BERBICE) کی جماعتوں کی سہولت کیلئے مسجد احمدیہ سسٹرز ویلیج میں منعقد کیا گیا۔ جو بفضلہٖ تعالیٰ اپنی افادیت کے لحاظ سے نوجوانوں کیلئے بالخصوص اور عام احباب جماعت کے لئے بالعموم بیداری جماعت سے وابستگی اور دینی کاموں میں دلچسپی پیدا کرنے کا موجب ہوا۔ الحمدللہ۔

اجتماع میں شرکت کی غرض سے بیشتر خدام دور دراز مقامات سے سو سے پچاس میل تک کا فاصلہ طے کر کے مسجد احمدیہ سسٹرز ویلیج پہنچے ان میں سے اکثر کیلئے اس علاقہ میں آنے کا پہلا موقعہ تھا اور یوں یہ اجتماع اُن کے حلقۂ تعارف و اخوت میں اضافے کا بھی موجب ہوا۔ من الجملہ مندرجہ ذیل مقامات سے نوجوانوں نے شرکت کی۔ جارج ٹاؤن ۔ نیو امسٹرڈم ۔ لیگوان ۔ سکیلڈن ۔ روز ہال ۔ روز گنال ۔ بلیمونٹ ۔ ایڈنبرگ اور سسٹرز۔

اجتماع کی تیاری

اس اجتماع کی تیاری ایک ماہ قبل شروع کر دی گئی تھی چنانچہ مجلس عاملہ کے اجلاس میں پروگرام تجویز کیا گیا جسے خاکسار نے سائیکلوسٹائل کر کے تمام خدام کے نام دعوت نامے کے ہمراہ ارسال کیا۔ علاوہ ازیں ایک دورہ جملہ جماعتوں کا خدام کو ذاتی طور پر مل کر اجتماع میں شمولیت کی تحریک کی غرض سے کیا گیا اس دورہ میں سیکرٹری جماعت مسٹر ایم ایس بخش خاکسار کے ہمراہ تھے (اور انہی کی کار پر یہ دورہ کیا گیا تھا فجزاہ اللہ احسن الجزاء) اور دوسرا دورہ اجتماع سے چند روز قبل مقام اجتماع کی جماعت کا کیا گیا۔ تا قیام طعام اور دیگر ضروری انتظامات کو آخری شکل دی جا سکے۔ چنانچہ بفضلہٖ ان دونوں دورہ جات کا بڑا مفید نتیجہ نکلا حاضری اور دیگر انتظامات بہت خوشکن اور تسلی بخش ثابت ہوئے۔ فالحمدللہ۔ علاوہ ازیں خدام سے خوبصورت تربیتی قطعات مسجد میں آویزاں کرنے کیلئے تیار کروائے گئے۔ لوائے احمدیت پہلی مرتبہ تیار کروایا گیا تا اجتماع کے دوران مسجد پر لہرایا جائے۔ کتب و رسائل سلسلہ کی مختصر نمائش آراستہ کرنے کیلئے متعدد خدام کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ اور ایک زیر تبلیغ دوست سے لاؤڈ سپیکر اجتماع کے دوران استعمال کے لئے حاصل کیا گیا جو انہوں نے بخوشی اس موقعہ کیلئے دینا منظور کیا۔ الغرض اجتماع کو مفید اور پُر کشش بنانے کی پوری سعی کی گئی۔

پہلا اجلاس

مورخہ ۱۵ ر نومبر کو شام سے قبل اکثر خدام مسجد احمدیہ سسٹرز ویلیج پہنچ گئے۔ مغرب کی نماز کے بعد مقامی جماعت نے مہمانوں کیلئے کھانے کا انتظام کیا جو سب نے اجتماعی طور پر مسجد کے برآمدے میں تناول کیا۔ بعدہٗ نماز عشاء با جماعت ادا کی گئی جس کے لئے بلند آواز سے لاؤڈ سپیکر پر اذان دی گئی اور اس کے بعد اجتماع کے پہلے اجلاس کا آغاز ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد اس حصے کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا اور پھر خاکسار نے خدام الاحمدیہ کا عہد دوہرایا۔ بعدہٗ برادرم جمیل محمد قائد خدام الاحمدیہ گیانا نے اجتماع میں شامل ہونے والے جملہ خدام کو خوش آمدید کہا اور امید ظاہر کی کہ نوجوان تعلیم و تربیت کے اس سنہری موقعہ سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں گے اور اپنی زندگیوں میں اسلامی اصولوں کے مطابق ایک مبارک تبدیلی پیدا کریں گے۔ اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے برادرم ایم ایس بخش نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدام الاحمدیہ کی بنیاد اس غرض سے رکھی تھی تا اُن میں نیک کاموں میں مسابقت کا جذبہ پیدا ہو اور وہ آئندہ جماعتی ذمہ داریوں کو باحسن ادا کرنے کے قابل بن سکیں گویا خدام الاحمدیہ میں شمولیت کا زمانہ نوجوانوں کی اعلیٰ رنگ میں دینی تعلیم و تربیت کا زمانہ ہے۔ برادرم بخش جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گیانا کی تقریر کے بعد عزیز برادرم آفتاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

برادرم شیام مرزا جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ گیانا نے "اسلام میں وحی والہام کا سلسلہ جاری ہے" کے عنوان سے تقریر کی اور بتایا کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر اب تک اپنے پاک اور منتخب شدہ بندوں سے کلام کرتا آیا ہے اور قیامت تک کرتا رہے گا۔ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے کثرت سے کلام کیا اور آپ کو شرف مکالمہ مخاطبہ سے سرفراز کیا یہ خوبی کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ آج صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے جو انسان کو خدا سے ملاتا ہے۔ آخر میں خاکسار نے "ہمارے عقائد" کے موضوع پر خطاب کیا اور نوجوانوں کو آسان پیرایہ میں توحید باری تعالیٰ نبوت وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جماعت کے عقائد اور مختصر دلائل سے آگاہ کیا۔ نیز اس بات پر زور دیا کہ جبکہ بفضلہٖ ہمارے عقائد سچے اور صحیح ہیں تو پھر ہمارے اعمال بھی ان عقائد کی سچائی پر گواہ ہونے چاہئیں اور کوئی ایسا کام ہم سے سرزد نہیں ہونا چاہئیے جو اسلامی تعلیم یا اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے خلاف ہو۔

آئندہ اجلاس کے متعلق ضروری اعلانات اور دُعا کے ساتھ پہلا اجلاس رات دس بجے برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

اگلے دن کا پروگرام صبح باجماعت نماز تہجد سے شروع ہوا جس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور پھر خاکسار نے قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس دیا جس میں آسان پیرایہ میں بعض اہم دینی اور معاشرتی امور اور مسائل کی وضاحت کی گئی مثلاً توحید۔ سچائی اور اطاعت والدین وغیرہ۔ درس کے بعد سب خدام نے باری باری قرآن کریم کی ایک سورۃ یا کوئی حصہ جو انہیں زبانی یاد تھا تلاوت کے رنگ میں سُنایا اور خاکسار اسی موقعہ پر صحیح تلفظ اور طرز ادائیگی کے متعلق اصلاح کرتا گیا اور نوجوانوں کو تاکید کی گئی کہ وہ جو بھی حصہ یاد کریں چاہئیے کہ اُسے عمدہ اور صحیح طور پر یاد کریں تا وہ مجلس میں بلاخوف اور قرأت سے تلاوت کلام پاک کرنے کے اہل بنیں۔ ازاں بعد ناشتے کا وقفہ تھا۔ اس اثناء میں خدام نے دوسرے اجلاس کے آغاز سے قبل مسجد احمدیہ سسٹرز کے اُوپر لوائے احمدیت لہرایا اور کتب و رسائل سلسلہ کی نمائش ترتیب دی اسی طرح تربیتی قطعات مسجد کے اندر نمایاں طور پر آویزاں کئے گئے۔

ساڑھے نو بجے دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا ابتداء میں متعدد نو خیز طلبہ نے مختصر تقاریر کیں جو انہوں نے بڑے شوق اور جذبہ سے تیار کی تھیں۔ چنانچہ عزیزان عمران بخش، عبدالرحمن، محمد یٰسین، شیخ امام صاحب نے علی الترتیب اطاعت والدین، صداقت، قرآنی جواہر پارے، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ بڑی عمر کے نوجوانوں میں برادرم جمیل محمد قائد خدام الاحمدیہ برادرم امان اللہ، یذدین، برادرم شفیع موکن، برادرم رفیق الدین، برادرم حسن بخش نے علی الترتیب ضرورت مذہب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام، نماز کی اہمیت، اسلامی اخلاق، اور وفات مسیح کے عناوین پر مؤثر تقاریر کیں۔ برادرم محمد شریف بخش سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ گیانا نے "خلافت کی اہمیت و برکات" کے موضوع پر اپنے عمدہ خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ خلافت نبوت کا تکملہ یا تتمہ ہوتی ہے اور خلفاء کا کام خدا کے نبی اور مامور کے مشن کی تکمیل و اشاعت ہوتا ہے اور خلیفہ کی ذات جماعت مومنین کی ترقی و استحکام کا محور ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کو از سر نو تازہ کر کے ہمیں ایک عظیم الشان انعام سے نوازا ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیئے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر آواز اور ہر اپیل پر دل و جان سے لبیک کہنا چاہیئے۔

آخر میں خاکسار نے اسلام میں دینی اور مجلسی اجتماعات کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی اور خدام اور اطفال کو دینی مجالس اور اجتماعات کی افادیت ذہن نشین کرائی اور بتایا کہ اسلام نے انفرادی زندگی کے بارہ میں ہدایات دینے کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی بسر کرنے اور بڑے پیمانہ پر معاشرے کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کی خاطر بھی بڑے عمدہ اور سنہری احکامات دیئے ہیں اور بہت خوبصورت نظام قائم کیا ہے۔ روزانہ پانچ با جماعت نمازوں کی ادائیگی۔ جمعہ کی عبادت۔ عیدین۔ حج کا عظیم الشان بین الاقوامی اجتماع یہ سب اسلامی روحانی و دینی اجتماعی نظام کا خاکہ ہیں اور علاوہ ازیں تربیت اور وعظ و نصیحت کے مختلف مواقع پیدا کرنے اور مجالس منعقد کرنے کے متعلق الگ تاکید کی گئی ہے۔ لہٰذا اسلام میں دینی اجتماعات کی اہمیت و ضرورت اظہر من الشمس ہے، متعدد نصائح کے علاوہ خدام کو اس موقعہ پر حاصل کئے گئے اسباق کو یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کی پُر زور تاکید کی گئی۔ تقریر کے اختتام پر خاکسار نے آئندہ اجتماع کے پروگرام کا اعلان کیا اور پھر قائد خدام الاحمدیہ نے جملہ مہمانوں میزبان جماعت کے افراد اور اجتماع کے سلسلہ میں کام کرنے والے سب خدام کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا اور پھر دُعا کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ گیانا کا یہ دو روزہ دوسرا اجتماع کامیابی کیساتھ ایک بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس اجتماع کی رپورٹ مع فوٹو گیانا کے واحد سرکاری اخبار "گیانا کرانیکل"

کی ۲۶ نومبر کی اشاعت میں نمایاں طور پر شائع ہوئی جس کا عنوان تھا

"CLING TO CORRECT ISLAMIC BELIEFS MUSLIMS TOLD."

یعنی "صحیح اسلامی عقائد اختیار کرو۔

مسلمانوں سے اپیل؟

بالآخر احباب سے درخواست دعا ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نوجوانانِ احمدیت کی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم و تربیت کی توفیق بخشے اور جماعت احمدیہ گیا ناہر طرح ترقی کی جانب گامزن رہے۔ آمین ٭

صوبہ بنگال میں مزید بیالیس ۴۲ افراد کا قبول حق

ایک بڑی جماعت کا قیام

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ

بشیرہاٹ سب ڈویژن میں ایک بڑا گاؤں (بتھاری) جس کی آبادی دور دور تک پھیلی ہوئی ہے نہایت سرسبز و شاداب، خوبصورت ناریل اور کھجوروں کے درختوں سے گھرا ہوا یہ علاقہ کلکتہ سے تقریباً ۴۵ میل دور عین بنگلہ دیش کے باڈر پر واقع ہے۔ یہاں کے اکثر لوگ تعلیم یافتہ اور مجموعی اعتبار سے بڑے مہذب اور سمجھدار ہیں۔

ہمارے ایک احمدی نوجوان مکرم ابو العالم صاحب اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے سکریٹری تبلیغ کلکتہ کے ذریعہ ابتداء میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ پھر خاکسار کو بھی کئی بار وہاں جانے اور تبلیغ کرنے کا موقعہ ملتا رہا اپریل ۱۹۷۵ء میں یہاں کے بعض زیر تبلیغ احباب نے اپنے انتظام اور اخراجات پر ایک جلسہ عام منعقد کیا اس جلسہ میں صرف احمدی علماء کو تقاریر کرنے کی دعوت دی گئی انہی دنوں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی بھی تشریف لائے ہوئے تھے لہٰذا آپکو خصوصیت سے اس جلسہ میں تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ یہ جلسہ گاؤں کے ہائی سکول کے وسیع میدان میں منعقد ہوا تھا جس کے لئے وسیع پیمانے پر پوسٹرز اور ہینڈ بلز وغیرہ شائع کر کے اس جلسہ کی تشہیر کی گئی تھی کہ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کے علماء کرام تقاریر کریں گے چنانچہ خدا کے فضل سے یہ عظیم الشان جلسہ نہایت کامیاب رہا اور دو اڑھائی ہزار افراد نے نہایت پُرسکون ماحول میں جلسہ کی کارروائی کو سماعت فرمایا۔

جلسہ کے بعد غیر احمدی علماء کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی لیکن اکثریت احمدیت سے متاثر ہوئی اس کے بعد بھی خاکسار جاتا رہا رمضان المبارک کے بعد مورخہ ۵/۱۰/۷۵ کو خاکسار۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب موصوف اور مکرم ابو العالم صاحب بتھاری گئے ہمارا صرف ایک ہی دن کا پروگرام تھا تبلیغ کرنے کا اچھا موقعہ ملا چنانچہ خدا کے فضل سے ایک ہی دن میں بیئس افراد بیعت فارم پر کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک سب سے پہلے مکرم مرزا مفتاح الدین احمد صاحب نے بیعت کی یہ نوجوان اور انکے بڑے بھائی خدا کے فضل سے قابل رشک جذبہ رکھتے ہیں۔

ایک دوست مکرم محمد امجد علی صاحب سردار نے بیعت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی زمین کا ایک ٹکڑا ایک کنال کے قریب احمدیہ مسجد۔ مشن ہاؤس اور لائبریری کیلئے وقف کیا جسکی عنقریب بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان رجسٹری کرائی جاری ہے جزاہم اللہ خیراً۔

اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کبیرا جسکا قیام آج سے دس سال قبل ہوا تھا نہایت مخلص جماعت ہے اس گاؤں کی تقریباً نصف آبادی احمدی ہے۔ لیکن چند سالوں سے یہاں تبلیغی تعطل کی وجہ سے نئی بیعتوں کا سلسلہ رکا ہوا تھا لیکن امسال انفرادی تبلیغ کے ساتھ ساتھ کئی جلسوں کا بھی انعقاد کیا گیا اور مورخہ ۱۶ اپریل کو غیر احمدی علماء سے تبادلہ خیالات ہوا جس میں بیئس کے قریب غیر احمدی علماء مقابلہ پر آئے اور خدا تعالیٰ نے احمدیت کو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی بہرحال انہی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں عید الاضحیہ کے موقعہ پر کبیرا میں ایک ہی دن میں بائیس ۲۲ افراد نے احمدیت قبول کی۔

جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو استقامت بخشے اُنکے اموال و نفوس اور ایمان و اخلاص میں برکت عطا فرمائے اور دوسرے بھائیوں کے سینوں کو بھی کھولے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور کرے احباب خاکسار کیلئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے زیادہ سے زیادہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی سعادت بخشے اور عالم باعمل بنائے۔ آمین ٭

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے نیز خاکسار کے لڑکے کو اعلیٰ ملازمت ملنے کے لئے بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ عبد العزیز جواہر نگر سرینگر

۲۔ مکرم محمد سعید صاحب لکھنوی کلکتہ سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید قادیان

پونچھ کی جماعتوں میں مالی و تبلیغی دورہ

خاکسار نے ۵ اکتوبر سے صوبہ جموں و کشمیر کا مالی دورہ انسپکٹر بیت المال کے طور پر کیا تھا۔ مورخہ ۲۵ نومبر کو میں اپنے پروگرام کے مطابق پونچھ کی جماعتوں کے دورہ کیلئے پونچھ پہنچا۔ وہاں سے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کو اپنے ہمراہ لے کر مورخہ ۲۶ نومبر کو پونچھ کی جماعتوں کا دورہ شروع کیا۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پونچھ کے گرد و نواح میں جو جماعتیں ہیں اُن میں بے حد اخلاص عطا کیا ہے۔ مورخہ ۲۷ نومبر خاکسار اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ پونچھ جماعت احمدیہ پٹھانہ تیر میں پہنچے وہاں ہمارے ساتھ مکرم حوالدار بشیر احمد صاحب شامل ہو گئے اور ہم نے جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کے علاوہ تبلیغی پروگرام بھی مرتب کیا پٹھانہ تیر کے ایک پرائمری سکول میں پیغام احمدیت پہنچایا گیا اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے اچھے پیرایہ میں ایک مبسوط خطاب کیا۔ سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ بعد میں اساتذہ کرام کو لٹریچر پیش کیا گیا جس کو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور اُس کو پڑھنے کا وعدہ فرماتے ہوئے ہم لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

مورخہ ۲۸ نومبر کو ہم سلواہ پہنچے وہاں جا کر علم ہوا کہ مکرم مولوی عبد الباسط صاحب فاضل نے جس سکول میں ملازمت اختیار کی ہے وہاں کے اساتذہ جماعت احمدیہ سے کافی حد تک واقف ہو چکے ہیں۔ چنانچہ موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے ہمارا چار آدمیوں پر مشتمل یہ وفد ۲۸ نومبر کو بوقت گیارہ بجے سکول سلواہ پہنچا۔ محترم ہیڈ ماسٹر صاحب مڈل سکول سلواہ مکرم بشیر احمد صاحب نے سکول جاری ہونے کے باوجود تمام اساتذہ کو اکٹھا کیا۔ اور ہمیں خوش آمدید کہا۔ خاکسار اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے انہیں احمدیت سے متعلق معلومات بہم پہنچائیں اس جگہ بھی سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اور بعد میں انہیں لٹریچر دیا گیا۔ اُن اساتذہ کرام میں ایک ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے ٹیچر بھی تھے وہ ہماری باتوں سے کافی متاثر ہوئے اور کہا کہ آج تک بہت سی مجالس میں بیٹھنے اور ہر مذہب و فرقہ کے بارہ میں باتیں سننے کا موقع ملا ہے لیکن جو مزا اور اثر آپ لوگوں کی باتوں میں ہے وہ کہیں نہیں پایا واقعی جماعت احمدیہ کے افراد اپنے اندر تمام مذاہب کے بارہ میں علمیت رکھتے ہیں۔ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ہماری باتوں کو سننے کیلئے تمام اساتذہ کرام اور طلباء کو اکٹھا کیا اور بعد میں ہماری جماعت کی تبلیغی مساعی کو سراہا۔

گفتگو کے اختتام پر ایک دوستانہ والی بال میچ بھی ہوا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف نے ہماری باتوں سے متاثر ہو کر سلواہ کے ایک غیر احمدی مولوی صاحب کو بلایا اور قادیانی مولوی صاحبان سے تبادلۂ خیالات کرنے کو کہا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ ہم سے زیادہ علمیت رکھتے ہیں۔ مکرم مولوی عبد الباسط صاحب نے سلواہ میں بڑا عمدہ تبلیغی ماحول بنا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُنکی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

مورخہ ۲۹ نومبر کو ہم گورسائی پہنچے یہاں ایک فرد مسمی جلال الدین صاحب نے لوگوں کو جماعت کی تعلیم کے خلاف ورغلانا شروع کر دیا تھا اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں پر اپنا اثر پورے رنگ میں ڈال چکے تھے اُنہوں نے یہ دعویٰ کر رکھا تھا کہ قادیان کے اگر ستر علماء بھی اکٹھے ہو جائیں تو وہ میرا مقابلہ نہیں کر سکتے بشرطیکہ وہ قرآن کریم سے ہی مقابلہ پر آئیں۔ ہمارے وہاں پہنچنے سے جماعت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ جماعت کے چندوں کے حسابات کی پڑتال کرنے کے بعد اُن مولوی صاحب کو دعوت دی گئی۔ وقت مقررہ پر مولوی صاحب کو مجبوراً آنا پڑا اور ایک مجمع کثیر میں جس میں جماعت کے افراد کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی شریک تھے اُن سے گفتگو شروع ہوئی ہماری طرف سے پیش کردہ ہر سوال پر مولوی صاحب موصوف بغلیں جھانکنے لگے اور اُن سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ اور اُنہوں نے کہہ رکھا تھا کہ قادیانی لوگ جو کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب اس زمانہ کے امام ہیں اور مسیح موعود ہیں قرآن کریم میں اس کا کہیں جواز نہیں ملتا بلکہ قرآن کا دعویٰ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلعم ہی اپنے پہلے وجود سے دوبارہ اس دُنیا میں اُمت محمدیہ بلکہ تمام اُمتوں کی اصلاح کیلئے آئیں گے۔ تب ہم نے اُنہیں قرآن کریم کی اُس آیت کو نکال کر دکھانے کے لئے کہا لیکن افسوس کہ قرآن نے اُنکا اس مسئلہ پر ساتھ نہ دیا اور اُنہیں ناکامی ہوئی اُنکی اس ناکامی کو دیکھ کر غیر احمدی دوستوں پر بڑا اثر ہوا۔ اور لوگوں نے اُن کی ناقص علمیت پر لعنت ملامت کی اور اُنکی علمیت کا بھانڈا سب کے سامنے پھوٹ گیا۔

گفتگو کے اختتام پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ پونچھ نے اور خاکسار نے جماعت کے افراد کے سامنے تربیتی اُمور پر تقاریر کیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں اپنے فضل سے برکت عطا فرمائے اور بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین۔

خاکسار۔ ظہیر احمد خادم
انسپکٹر بیت المال

۷۸ غیر ملکی احباب جماعت کی قادیان میں تشریف آوری

(بقیہ صفحہ اوّل)

اشتیاق اور عقیدت کے ساتھ تصاویر لیتے دیکھے گئے۔ یہ سب کچھ جذبۂ عقیدت و فدائیت کے نمونے تھے جو ہم نے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی دیکھتے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے رہیں گے۔

چونکہ یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ ٹھیک سوا دو بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور جمعہ وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ بعدہٗ مہمانوں کے اعزاز میں استقبالیہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس دَوران معزز مہمانوں نے اپنے پاکیزہ خیالات جذبۂ صدق و وفا اور درویشانِ کرام سے محبت کا جس والہانہ اور پُر جوش رنگ میں اظہار کیا وہ نہایت ہی ایمان افروز تھا (اس اجلاس کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ اسی اشاعت میں علیحدہ درج ہے) پانچ بجنے کے بعد اس اجلاس سے اس حالت میں فارغ ہوئے کہ دل حمدِ الٰہی سے معمور تھے۔ اور اپنے ان بھائیوں کی رُوح پرور تقاریر اور جلسہ سالانہ ربوہ کے ایمان افروز حالات سُننے کے بعد ایمانوں میں ایک انبساط اور تازگی محسوس کر رہے تھے۔

چھ بجے مسجد مبارک میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی گئیں۔ نمازوں کے بعد بھی مقامی احباب اور باہر سے آئے ہوئے مہمان ایک دوسرے سے بہت کچھ پوچھنا اور بہت کچھ سُننا چاہتے تھے۔ لیکن زبانوں کا اختلاف ان ارمانوں کا گلا گھونٹتا رہا۔ تاہم جنہیں انگریزی زبان میں مافی الضمیر ادا کرنے کا ملکہ نہ تھا وہ بھی اشاروں کنایوں میں اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنی دِلی محبت اور اُلفت کا اظہار کرتے نظر آرہے تھے۔

مورخہ ۳ صلح (جنوری)۔ ہمارے معزز مہمانوں نے اپنے عرصۂ قیام کی تنگی کے باعث تھوڑے سے وقت میں زیادہ سے زیادہ افضال و برکاتِ الٰہی کو اپنے دامنوں میں سمیٹ لینا چاہتے تھے چنانچہ ایسی حالت میں انہوں نے شب بسر کی کہ اکثر حصہ شب کا بیت الذکر و بیت الدعاء وغیرہ میں اپنی سجدہ گاہوں کو تر کرتے رہے۔ اور اپنے تزکیۂ نفس اور غلبۂ اسلام کے لئے دُعائیں کرتے رہے۔ پانچ بجے صبح باجماعت نمازِ تہجد ادا کی۔ اور بعد نمازِ فجر واپسی کی تیاریوں میں لگ گئے۔

۹½ بجے صبح جملہ مہمان اور مقامی احباب جلسہ گاہ کے احاطہ میں پہنچ گئے۔ جہاں سے بسوں کے ذریعہ روانگی ہونی تھی۔ دس بجے تک بسوں کا انتظار ہوتا رہا۔ دورانِ انتظار یہ موقع بھی بہت غنیمت تھا۔ دوست ایک دوسرے سے مِل رہے تھے۔ ایک دُوسرے سے دُعاؤں کی درخواست کر رہے تھے۔ کوئی ایڈریس لے رہا تھا۔ کوئی اپنا ایڈریس دے رہا تھا۔ اِس چھوٹے سے میدان میں ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ گویا کوئی بین الاقوامی اجتماع ہے۔ جس ٹکڑۂ زمین پر امریکہ، یورپ، افریقہ، انڈونیشیا اور ہندوستان کے مختلف علاقوں سے افراد کھڑے آپس میں مل رہے ہوں۔ باہم پیار و محبت کی باتیں کر رہے ہوں تو وہ بین الاقوامی اجتماع نہیں تو اور کیا ہے۔ کہاں وہ زمانہ کہ قادیان ایک گمنام بستی کی شکل میں ناقابلِ ذکر قصبہ تھا۔ اور کہاں آج کا یہ دن کہ اس چھوٹے سے قصبہ میں اس کی زمین کی مٹی سے جہاں ان کے آقا کے قدم پڑے تھے، برکت حاصل کرنے کے لئے دُنیا کے اطراف سے لوگ آرہے ہیں۔ اور عقیدت کے پھُول نچھاور کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ ہی تو فرمایا تھا کہ ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اَب دیکھتے ہو کیسا رُجوعِ جہاں ہُوا
اِک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہُوا

دس بج کر کچھ منٹ پر بسیں آگئیں اور ہمارے سارے بھائی بوجھل دلوں اور پُر جوش نعروں کی گونج کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ساکنینِ قادیان کی قلبی حالت بھی عجیب تھی کہ پرسوں ہی اُن کے آنے پر ہمارے دِل نہایت درجہ مسرور تھے کہ ؎

احباب سارے آئے تُو نے یہ دِن دِکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بُلائے
یہ دِن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اور آج ہم اپنے بھائیوں کی جُدائی کو خاص طور پر محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے اِن اشعار سے اپنے دِلوں کو تسلی دیتے ہیں کہ ؎

دُنیا بھی اِک سَرا ہے بچھڑے گا جو مِلا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جُدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

درخواستِ دُعا

مکرم ایس۔ کے عبدالجبار صاحب شیموگہ بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ موصوف کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار نسیم احمد
مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

خوش خبری

قطعات (طغرے) اور حضرت مسیح موعودؑ و خلفاء کرام کے فوٹوز

تبلیغی اور تعلیمی و تربیتی اغراض کے پیشِ نظر عمدہ کاغذ پر جاذبِ نظر اور دیدہ زیب ڈیزائن میں حضور علیہ السلام کے الہامات اور دُعائیہ قطعات شائع کرائے گئے ہیں۔ مثلاً:-

(۱) الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ۔ (۲) ربِّ کل شیئٍ خادمک ربِّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ (۳) یاحفیظ یا عزیز یا رفیق (۴) صد سالہ احمدیہ جوبلی کا روحانی پروگرام۔ (۵) بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (۶) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (۷) حضرت اقدس علیہ السلام کا انگریزی الہام (I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM) (۸) فضائلِ قرآن مجید نظم (جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے) (۹) کلام حضرت المصلح الموعودؓ مکمل نظم نو احمدی کی حالت (جناب مولوی تشریف لائیں گے تو کیا ہوگا) (۱۰) کلام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ مکمل نظم سلام بحضور سید الانام صلعم (بدرگاہِ ذیشانِ خیر الانامؐ) وغیرہ وغیرہ۔

نیز فوٹوز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو عدد پوز اور حضورؑ کے تینوں خلفاءِ کرام کے فوٹوز کے علاوہ مسجد مبارک، مسجد اقصےٰ۔ منارۃ المسیح اور بہشتی مقبرہ کے فوٹوز بھی طبع کئے گئے ہیں۔ احباب کرام اعوان بکڈپو قادیان سے ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے طلب فرمادیں۔ ضرورت مند بذریعہ ڈاک بھی طلب فرما سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ علیحدہ ہوگا۔

قریشی عبدالقادر اعوان
اعوان بُک ڈپو قادیان (انڈیا)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دِل آویز مصنوعات

(۱) سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دِل آویز شکلیں۔
(۲) گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
(۳) عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE. 2351
P.B.NO. 128
CABLE:- "CRESCENT."

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے 'آٹو ونگس' کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

دورانِ سال جلسے یوم التبلیغ منانے کا پروگرام

برائے سال ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء)

ہر سال نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیرِ اہتمام دورانِ سال جماعتیں جلسے اور یوم التبلیغ منایا کرتی ہیں۔ امسال ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) جلسے اور یوم التبلیغ منانے کے لئے عہدیدارانِ جماعت احمدیہ و مبلغین و معلّمین کرام سے درخواست ہے کہ درج ذیل پروگرام کے مطابق اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جلسے منعقد کرائیں۔ اور یوم التبلیغ منائیں۔ روئیداد بر وقت نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوائی جائے۔ صدر صاحبان اور مبلغین و معلّمین کرام اس پروگرام کو نوٹ کر لیں اور اس کے مطابق پوری توجہ اور کوشش سے عمل کریں۔

۱۔ یوم مصلح موعودؓ	۲۰ ر تبلیغ	(۲۰ ر فروری ۱۹۷۶ء)	بروز جمعہ
۲۔ یوم سیرت النبی صلعم	۱۴ ر امان	(۱۴ ر مارچ ۱۹۷۶ء)	بروز اتوار
۳۔ یوم مسیح موعود علیہ السلام	۲۳ ر امان	(۲۳ ر مارچ ۱۹۷۶ء)	بروز منگل
۴۔ یوم خلافت	۲۷ ر ہجرت	(۲۷ ر مئی ۱۹۷۶ء)	بروز جمعرات
۵۔ ہفتہ قرآنِ مجید	۴ ر تا ۱۰ ر وفا	(۴ ر تا ۱۰ ر جولائی ۱۹۷۶ء)	اتوار تا سنیچر
۶۔ امتحان کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ	۱۲ ر تبوک	(۱۲ ر ستمبر ۱۹۷۶ء)	بروز اتوار
۷۔ یوم پیشوایانِ مذاہب	۲۴ ر اخاء	(۲۴ ر اکتوبر ۱۹۷۶ء)	بروز اتوار
۸۔ یوم التبلیغ	سال میں دو مرتبہ ماہ احسان و اخاء (جون و اکتوبر ۱۹۷۶ء)		
۹۔ چند پیشگوئیوں کا ظہور۔	نئی نسل کی معلومات کے لئے مسٹر عبد اللہ آتھم امرتسری۔ پادری الگزنڈر ڈوئی امریکن۔ اور ۶ ر مارچ ۱۸۹۷ء کے بارے میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کے سبھی پہلوؤں پر مساجد میں جلسے کر کے روشنی ڈالی جائے۔		

نوٹ:۔ تمام جماعتیں اپنے اپنے حالات کے مطابق مقررہ تاریخوں کے علاوہ بھی کوئی دوسری نزدیکی تاریخیں مقرر کر کے جلسے کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

صدقات

کے متعلق سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی، وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں، وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدسؓ کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے اور ساتھ ہی جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دعا

محترمہ ہمشیرہ سیدہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید مطیع اللہ صادق صاحب مقیم لنڈن گزشتہ کچھ عرصہ سے بعارضہ سر درد بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی اولاد کو نیک اور صالح بنائے اور اُن کو اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین

(خاکسار: محمود احمد عارف۔ درویش قادیان)

چندہ الگ ہے اور زکوٰۃ الگ

یہ بھی یاد رہے کہ ایک مسلمان کے ذمہ مالی عبادت صرف زکوٰۃ دینا ہی نہیں ہے بلکہ اور بھی کئی حقوق اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھے ہیں۔ جیساکہ قرآن کریم کی کثیر التعداد آیات اور احادیث سے ثابت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو چندہ ہر ایک احمدی کے ذمہ لازمی اور حتمی قرار دیا ہے اور اسے متواتر تین ماہ تک ادا نہ کرنے والے شخص کو اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے وہ زکوٰۃ سے بالکل الگ اور علیحدہ ہے۔ اسی طرح حضرت اقدسؑ کے رسالہ الوصیّۃ کے مطابق جو مال صیغہ بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرایا جاتا ہے وہ بھی زکوٰۃ سے بالکل الگ ہے۔

غرض زکوٰۃ ایک الگ فریضہ ہے جو باوجود ان مختلف چندوں کے ادا کرنے کے پھر بھی واجب الادا رہتا ہے۔ اور جب تک کہ اسے زکوٰۃ کی نیت سے نہ دیا جائے ادا نہیں ہوتا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں۔ جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور و تدبّر کیا جائے۔

(۴) تسبیح[1] و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱)۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲)۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

[1] تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

درخواستِ دعا

(۱) محترم سید فضل احمد صاحب (ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس) پٹنہ کے فرزند مکرم سید مبارک احمد صاحب کا اپنڈکس کا آپریشن ہو رہا ہے احباب جماعت صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار (صاحبزادہ) مرزا وسیم احمد قادیان۔

(۲) میری اہلیہ افضل النساء کچھ عرصہ سے گلے میں ٹی۔ بی گلینڈ کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں گلے میں سوجن اور بخار کے باعث تکلیف زیادہ ہو گئی جملہ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار محمد عظمت اللہ۔ شانتی بیڑی۔ کرنول۔